Registered with the registrar of News Paper for India at No R N 61/57

شمارہ نمبر - ۲۵

خلافت نمبر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

THE WEEKLY BADR QADIAN

شبیہِ مبارک
قدرتِ ثانیہ کے چوتھے مظہر
سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
آپ ۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے

ادارۂ تحریر
ایڈیٹر۔ خورشید احمد انور
نائب جاوید اقبال اختر

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان -!!

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ مالک: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان

خلافت نمبر

جلد ۳۳ ¦ شمارہ ۲۰

۱۵ شعبان ۱۴۰۴ھ
(مطابق)
۱۷ ہجرت ۱۳۶۳ ہش
۱۷ مئی ۱۹۸۴ء

شرح چندہ

سالانہ ——— ۳۶ روپے
ششماہی ——— ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ——— ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ——— ۷۵ پیسے
اشاعت خصوصی ———

اداریہ

جماعت احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام اور ہماری ذمہ داریاں

یوں تو قرآن کریم کی ایک ایک سورۃ اور ایک ایک آیت میں اسلامی تعلیمات و احکامات کا ایک اتھاہ سمندر موجزن ہے۔ لیکن بعض سورتوں میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بعض خاص احکامات دیئے ہیں اور اُن پر عمل کرنا اُمت کے لئے بطورِ خاص فرض قرار دیا ہے۔ انہیں بعض سورتوں میں سے ایک سورہ، سورۃ نور ہے۔ جس کی چند آیات میں خدا تعالیٰ نے اسلام کی اجتماعیت یعنی نظام خلافت کے بارہ میں ایک ایسا مضمون بیان فرمایا ہے جو کسی دوسری سورۃ میں بیان نہیں ہوا۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:-

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَـيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اُن کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور (پھر اُن خلفاء سے یہ کام لے گا کہ) جو دین اُس نے اُن کے لئے پسند کیا ہے وہ اُن کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔ اور جو لوگ اُن کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

اس آیتِ استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام کی پیشگوئی فرما دی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے وصال کے بعد جماعت احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا آغاز فرمایا اور حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح الاوّل منتخب ہوئے۔ گزشتہ ۷۵ سال سے ہم اس بابرکت روحانی نظام کی برکات سے متمتع ہو رہے ہیں۔ ہم نے لیستخلفنّھم کی خدائی بشارت کو یوں اپنے سینے سے لگا رکھا ہے کہ اس کے لئے کسی اور دلیل کی ضرورت کا خیال تک نہیں آیا۔ کیونکہ "آفتاب آمد دلیلِ آفتاب" کے مطابق نظامِ خلافت کی برکات ہم نے اپنے اوپر بارش کی طرح نازل ہوتے دیکھی ہیں۔ یہ تو ایک مسلّمہ اسلامی عقیدہ ہے کہ خلیفۂ وقت کا وجود اپنی مستجاب دعاؤں، تقویٰ و طہارت اور خدا تعالیٰ کی ذاتِ اقدس کے قرب کی وجہ سے ایک تعویذ کا رنگ رکھتا ہے۔ اس لئے ارشادِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم "اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ" کے مطابق ہم خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ خلیفۂ وقت، واقعی جماعت کے لئے ڈھال ہوتا ہے۔ جس کی قیادت میں الٰہی جماعت بڑی بڑی مہمات کو سر کرتی ہے۔ جب بھی جماعتِ احمدیہ کے ایمانوں کا امتحان آفات و مصائب نے لیا ہے تو آسمان سے لٹکی اس رسی کو ہم نے پہلے سے زیادہ مضبوطی کے ساتھ تھاما ہے۔ اور ہماری گرفت اس رسی پر اور مضبوط ہو گئی ہے۔ ہماری نگاہیں امامِ وقت کے لب کی جنبش پر لگی ہوئی اور دل اس آواز پر لبیک کہنے اور عمل کرنے کے لئے بیتاب رہے ہیں۔ چنانچہ خواہ ۱۹۵۳ء کی مشہورِ زمانہ اینٹی احمدیہ ایجی ٹیشن ہو یا ۱۹۷۴ء کا تکلیف دہ سال کہ جب جماعت کو ۱۹۵۳ء سے بھی بڑے پیمانہ پر آگ اور خون کے دریاؤں سے گزرنا پڑا۔ یہ صرف اور صرف خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی برکت ہی تھی کہ جس کی بروقت قیادت اور صحیح رہنمائی نے کشتی نوح بنکر جماعت کو بسلامت پار اُتار دیا۔ اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قولِ مبارک واضح ہو گیا کہ خلیفۂ وقت کا وجود جماعت میں ایک ڈھال کی حیثیت رکھتا ہے جس کے پیچھے کھڑے ہو کر جماعت ابتلاؤں اور آزمائشوں کا مقابلہ کرتی ہے۔ مقابلہ ظاہری ہتھیاروں سے نہیں ہوتا بلکہ دعاؤں اور نیک اعمال کے روحانی ہتھیاروں سے لیس ہو کر ہوتا ہے۔

پس خلافت جیسی عظیم الشان نعمت یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم اپنے پیارے امام عالی مقام کی ایک جنبشِ لب پر اپنے نفوس، اموال اور اوقات قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں۔ اور آپ کے ارشاداتِ عالیہ کو اپنے دل کی گہرائی میں جگہ دیں۔ اب پھر جماعتِ احمدیہ پر مصائب و مشکلات کے گھنے بادل چھائے ہیں۔ ایسے وقت میں جماعتِ احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے حضور بہت زیادہ جھک کر اپنے امام ہمام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے۔ جماعتِ احمدیہ پر جب بھی کبھی مشکل کا وقت آیا ہے اور جب بھی ہمارے ایمانوں کا امتحان لیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بہت ترقی عطا فرمائی ہے۔ اس لئے غمگین ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:-

"اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافتِ حقہ کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو۔ تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ اور تم کو اس دنیا میں بھی اونچا کرے اور اُس جہان میں بھی اونچا کرے۔ تا مرگ اپنے وعدوں کو پورا کرتے رہو۔" (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کی برکات سے وافر حصہ پانے اور اپنی ذمہ داریاں بااحسن ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ☰ (جاوید اقبال اختر قائم مقام ایڈیٹر بدر)

منظوم کلام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں
اغیار کا بھی بوجھ اُٹھانا پڑے ہمیں

اُس زندگی سے موت ہی بہتر ہے اے خدا
جس میں کہ تیرا نام چھپانا پڑے ہمیں

منبر پہ چڑھ کے غیر کہے اپنا مدعا
سینہ میں اپنے جوش دبانا پڑے ہمیں

یہ کیسا عدل ہے کہ کریں اور ہم بھریں
اغیار کا بھی قضیہ چکانا پڑے ہمیں

سُن مدعی زیادہ نہ بڑھا تا نہ ہو یہ بات
کوچہ میں اُس کے شور مچانا پڑے ہمیں

چھپائیں گے صداقتِ اسلام کچھ بھی ہو!
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں

پروا نہیں جو ہاتھ سے اپنے ہی اپنا آپ
حرفِ غلط کی طرح مٹانا پڑے ہمیں

محمود کرکے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۲ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ربوہ سے قادیان آنے والے مہمانوں کی زبانی موصول ہونے والی مورخہ ۹/۵ تک کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ "حضور لندن میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں اور جماعتی کاموں میں منہمک ہیں۔" احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمارے جان و دل سے عزیز آقا کی تائید و نصرت فرمائے اور ہر لحظہ آپ کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

قادیان ۱۳ ہجرت (مئی)۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۵/۸ کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ "زکام کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ کمزوری بہت ہے۔" احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و جملہ دیگر اہلِ خاندان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

● محترمہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بدستور تشویشناک طور پر بیمار رہیں البتہ محترمہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی طبیعت پہلے سے قدرے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

تبرکات

میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں!

اور

میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے

کلماتِ طیّبات حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

"یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین پر پیدا کیا ہمیشہ اِس سُنّت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجّت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی کو ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے..................

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے سامنے بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک کہ میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو خدا پھر اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دنیا کے آخری دن ہیں۔ اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی ہے۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔"

(الوصیت صفحہ ۷-۸)

"تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی"
(کشتی نوح)

پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچررس ۱۰ راجندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱ }
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

کلماتِ طیبات

نعمتِ خلافت

سے متعلق

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے رُوح پرور ارشادات

(۱)

"حضرت صاحب کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے وہ مَیں تمہیں کھول کر سُناتا ہوں۔ جس کو خلیفہ بنانا تھا اُس کا معاملہ تو خُدا کے سپرد کر دیا اور ادھر چودہ اشخاص کو فرمایا کہ تم بحیثیت مجموعی خلیفۃ المسیح ہو۔ تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے۔ پھر ان چودہ کے چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرا دی کہ اسے اپنا خلیفہ مانو۔ اور اس طرح تمہیں اکٹھا کر دیا۔ پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا۔ اب جو اجماع کا خلاف کرنے والا ہے وہ خدا کا مخالف ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے وَمَنْ يَّتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ○ مَیں نے الوصیت کو خوب پڑھا ہے۔ واقعی چودہ آدمیوں کو خلیفۃ المسیح قرار دیا ہے۔ اور اُن کی کثرتِ رائے کے فیصلہ کو قطعی فرمایا۔ اب دیکھو کہ ان ہی متقیوں نے (جن کو حضرت صاحب نے اپنی خلافت کے لئے منتخب فرمایا) اپنی تقوٰی کی رائے سے، اپنی اجماعی رائے سے ایک شخص کو اپنا خلیفہ اور امیر مقرر کیا۔ اور پھر نہ صرف خود بلکہ ہزارہا ہزار لوگوں کو اس کشتی پر چڑھایا جس پر خود سوار ہوئے۔ تو کیا خدا تعالیٰ ساری قوم کا بیڑا غرق کر دے گا۔ ہرگز نہیں۔ پس تم کان کھول کر سُنو۔ اگر اب اِس مُعاہدہ کے خلاف کرو گے تو اَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ کے مصداق بنو گے۔ مَیں نے تمہیں یہ کیوں سُنایا، اِس لئے کہ تم میں بعض نافہم ہیں۔ جو بار بار کمزوریاں دکھاتے ہیں۔ مَیں نہیں سمجھتا کہ وہ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہیں۔

خُدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے مَیں بڑے زور سے خُدا کی قسم کھا کر کہتا ہُوں کہ اب مَیں اس کُرتے کو ہرگز نہیں اُتار سکتا۔ اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو مَیں تمہاری بالکل پرواہ نہیں کرتا اور نہ کروں گا۔ خدا کے مامور کا وعدہ ہے اور اس کا مشاہدہ ہے کہ وہ اس جماعت کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اس کے عجائباتِ قُدرت بہت عجیب ہیں۔ اور اس کی نظر بہت وسیع ہے۔ تم معاہدہ کا حق پُورا کرو۔ پھر دیکھو کس قدر ترقی کرتے ہو۔ اور کیسے کامیاب ہوتے ہو۔"

(اخبار بدر ۲۱ر اکتوبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۱ کالم ۱)

(۲)

"جس کو خُدا تعالیٰ نے چاہا خلیفہ بنا دیا۔ اور تمہاری گردنیں اُس کے سامنے جھکا دیں۔ خُدا تعالیٰ کے اِس فعل کے بعد بھی تم اس پر اعتراض کرو تو سخت حماقت ہے۔

مَیں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آدم علیہ السلام کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے، فرمایا اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ط اِس خلافت آدم علیہ السلام پر فرشتوں نے اعتراض کیا کہ حضور وہ مُفْسِد فِی الارض اور مُسْفِكُ الدّم ہے۔ مگر اُنہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل لیا۔ تم قرآن مجید میں پڑھ لو کہ آخر اُنہیں آدم علیہ السلام کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو مَیں اُسے کہہ دُوں گا کہ آدم کی خلافت کے سامنے مسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے۔ اور اگر وہ اَبیٰ اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم علیہ السلام کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔ پھر مَیں کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادتمند فطرت اسے "اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ" کی طرف لے آئے گی۔ اگر ابلیس ہے تو وہ اس دربار سے نکل جائے گا۔ پھر دُوسرا خلیفہ داؤد تھا يَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ۔ داؤد کو بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا۔ اُن کی مخالفت کرنے والوں نے تو یہاں تک ایجی ٹیشن کی کہ وہ اناکسٹ لوگ آپ علیہ السلام کے قلعہ پر حملہ آور ہوئے۔ اور کُود پڑے۔ مگر جس کو خُدا نے خلیفہ بنایا تھا کون تھا جو اس کی مخالفت کر کے نیک نتیجہ دیکھ سکے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو خلیفہ بنا دیا۔۔۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ کروڑوں انسان ہیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر دُرود پڑھتے ہیں۔ مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا ہے۔"

(اخبار بدر ۱۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

(۳)

"سُنو! میرے دِل میں کبھی یہ غرض نہ تھی کہ مَیں خلیفہ بنتا۔ مَیں جب مرزا صاحب علیہ السلام کا مُرید نہ تھا تب بھی میرا یہی لباس تھا۔ مَیں اُمراء کے پاس گیا اور معزز حیثیت میں گیا۔ مگر تب بھی یہی لباس تھا۔ مُرید ہو کر بھی اسی حالت میں رہا۔ مرزا صاحب کی وفات کے بعد جو کچھ کیا خدا تعالیٰ نے کیا۔ میرے وہم و خیال میں بھی یہ بات نہ تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت نے چاہا اور اپنے مصالح سے چاہا۔ مجھے تمہارا امام اور خلیفہ بنا دیا۔ اور جو تمہارے خیال میں حقدار تھے اُن کو بھی میرے سامنے جُھکا دیا۔ اب تم اعتراض کرنے والے کون ہو؟ اگر اعتراض ہے تو جاؤ خُدا پر اعتراض کرو۔ مگر اس گُستاخی اور بے اَدبی کے وبال سے بھی آگاہ رہو۔

مَیں کسی کا خوشامدی نہیں۔ مجھے کسی کے سلام کی بھی ضرورت نہیں اور نہ مَیں تمہاری نذر اور پرورش کا محتاج ہُوں۔ اور خدا کی پناہ چاہتا ہُوں کہ ایسا وہم بھی میرے دِل میں گُزرے۔ اللہ تعالیٰ نے مخفی در مخفی خزانہ مجھے دیا۔ کوئی انسان اور بندہ اس سے واقف نہیں۔ میری بیوی، میرے بچے تم میں سے کسی کے مُحتاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ ان کا کفیل ہے تم کسی کی کیا کفالت کرو گے۔ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ۔ جو سُنتا ہے وہ سُن لے اور خُوب سُن لے۔ اور جو نہیں سُنتا اُس کو سُننے والے پہنچا دیں کہ۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جُھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو۔ ابلیس نہ بنو۔"

(اخبار بدر ۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید سماری مارٹ۔ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

نشرِ مکرر

مسئلہ خلافت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک نہایت ایمان افروز و رُوح پرور تقریر

جو فیضانِ الٰہی تمہیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حاصل ہوا اُسے خلافت کے ذریعہ ہمیشہ قائم رکھو!

افراد مر سکتے ہیں لیکن قومیں اگر چاہیں تو خلافت کے قیام و استحکام کے ذریعہ سے ہمیشہ زندہ رہ سکتی ہیں!!

فرمودہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء بمقام ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا :-

انسان دُنیا میں پیدا بھی ہوتے ہیں اور مرتے بھی ہیں۔ کوئی انسان ایسا نہیں ہُوا جو ہمیشہ زندہ رہا ہو۔ لیکن

قومیں اگر چاہیں تو وہ ہمیشہ زندہ رہ سکتی ہیں

یہی اُمید دلانے کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ :-

"مَیں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دُوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے"

(یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۶-۱۷)

اس میں حضرت مسیح علیہ السلام نے لوگوں کو اسی نکتہ کی طرف توجہ دلائی تھی کہ چونکہ ہر انسان کے لئے موت مقدر ہے اس لئے مَیں بھی تم سے ایک دن جُدا ہو جاؤں گا۔ لیکن اگر تم چاہو تو ابد تک زندہ رہ سکتے ہو۔ انسان اگر چاہے بھی تو وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن قومیں اگر چاہیں تو وہ زندہ رہ سکتی ہیں۔ اور اگر وہ زندہ نہ رہنا چاہیں تو مر جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہی فرمایا کہ :-

"تمہارے لئے دُوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دُوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"

اس جگہ ہمیشہ کے یہی معنے ہیں کہ جب تک تم چاہو گے زندہ رہ سکو گے لیکن اگر تم سارے مل کر بھی چاہتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ رہتے تو وہ زندہ نہیں رہ سکتے تھے۔ ہاں اگر تُم یہ چاہو کہ قُدرتِ ثانیہ تم میں زندہ رہے تو وہ زندہ رہ سکتی ہے۔

قُدرتِ ثانیہ کے دو مظاہر

ہیں۔ اوّل تائیدِ الٰہی اور دُوم خلافت۔ اگر قوم چاہے اور اپنے آپ کو مستحق بنائے تو تائیدِ الٰہی بھی اس کے شاملِ حال رہ سکتی ہے اور خلافت بھی اس میں زندہ رہ سکتی ہے۔ خرابیاں ہمیشہ ذہنیت کے خراب ہونے سے پیدا ہوتی ہیں۔ ذہنیت درست رہے تو کوئی وجہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کسی قوم کو چھوڑ دے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کبھی کسی قوم کے ساتھ اپنے سلوک میں تبدیلی نہیں کرتا جب تک کہ وہ خود اپنے دلوں میں خرابی پیدا نہ کرلے۔ یہ چیز ایسی ہے جسے ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ مَیں اِس بات کو نہیں سمجھ سکتا۔ کوئی جاہل سے جاہل انسان بھی ایسا نہیں ہوگا جسے مَیں یہ بات بتاؤں اور وہ کہے کہ مَیں نہیں سمجھا۔ لیکن اتنی سادہ سی بات بھی قومیں فراموش کر دیتی ہیں۔ انسان کا مرنا تو ضروری ہے۔ اگر وہ مر جائے تو اس پر کوئی الزام نہیں آتا۔ لیکن قوم کے لئے مرنا ضروری نہیں۔ قومیں اگر چاہیں تو وہ زندہ رہ سکتی ہیں۔ لیکن وہ

اپنی ہلاکت کے سامان

خود پیدا کر لیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ صحابہ کو ایک ایسی تعلیم دی تھی جس پر اگر اُن کی آئندہ نسلیں عمل کرتیں تو ہمیشہ زندہ رہتیں۔ لیکن قوم نے عمل چھوڑ دیا اور وہ مر گئی۔

دُنیا یہ سوال کرتی ہے اور میرے سامنے بھی یہ سوال کئی دفعہ آیا ہے کہ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ نے صحابہ کو ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی تھی جس میں ہر قسم کی سوشل تکالیف اور مشکلات کا علاج تھا اور پھر رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کرکے بھی دکھا دیا تھا۔ پھر وہ تعلیم گئی کہاں۔ اور ۳۳ سال ہی میں وہ کیوں ختم ہو گئی؟ عیسائیوں کے پاس

مُسلمانوں سے کم درجہ کی خلافت

تھی لیکن اُن میں اب تک پوپ چلا آرہا ہے.... .... اور انہوں نے اس نظام سے فائدے بھی اُٹھائے ہیں۔ لیکن مُسلمانوں میں ۳۳ سال تک خلافت رہی اور پھر ختم ہو گئی۔ اسلام کا سوشل نظام ۳۳ سال تک قائم رہا۔ اور پھر ختم ہو گیا۔ نہ جمہوریت باقی رہی نہ غرباء پروری رہی۔ نہ لوگوں کی تعلیم اور غذا اور لباس اور مکان کی ضروریات کا کوئی احساس رہا۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے

کہ یہ ساری باتیں کیوں ختم ہو گئیں۔ اس کی یہی وجہ تھی کہ مُسلمانوں کی ذہنیت خراب ہو گئی تھی۔ اگر ان کی ذہنیت درست رہتی تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ یہ نعمت اُن کے ہاتھ سے چلی جاتی۔ پس تم خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرو۔ اور ہمیشہ اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھو۔ اگر تم ایسا کروگے تو خلافت تم میں ہمیشہ رہے گی۔ خلافت تمہارے ہاتھ میں خدا تعالیٰ نے دی ہی اس لئے ہے تا وہ کہہ سکے کہ مَیں نے اسے تمہارے ہاتھ میں دیا تھا۔ اگر تم چاہتے تو یہ چیز ہمیشہ تم میں قائم رہتی۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اسے الہامی طور پر بھی قائم کر سکتا تھا۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ اس نے یہ کہا کہ اگر تم لوگ خلافت کو قائم رکھنا چاہو گے تو مَیں بھی اسے قائم رکھوں گا۔ گویا اس نے تمہارے مُنہ سے کہلوانا ہے کہ تم خلافت چاہتے ہو یا نہیں چاہتے۔ اب اگر تم اپنا مُنہ بند کرلو یا خلافت کے انتخاب میں اہلیت مدِ نظر نہ رکھو۔ مثلاً تم ایسے شخص کو خلافت کے لئے منتخب کرلو جو خلافت کے قابل نہیں تو تم یقیناً اس نعمت کو کھو بیٹھو گے۔ مجھے اس طرف زیادہ تحریک اس وجہ سے ہوئی کہ آج رات دو بجے کے قریب

مَیں نے ایک رُویا میں دیکھا

کہ پنسل سے لکھے ہوئے کچھ نوٹ ہیں جو کسی مصنف یا مورخ کے ہیں۔ اور انگریزی میں لکھے ہوئے ہیں۔ پنسل بھی BLUE یا COPYING رنگ کی ہے۔ نوٹ صاف طور پر نہیں پڑھے جاتے اور جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان نوٹوں میں یہ بحث کی گئی ہے کہ رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمان اتنی جلدی کیوں خراب ہو گئے۔ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ کے عظیم الشان احسانات ان پر تھے۔ اعلیٰ تمدن اور بہترین اقتصادی تعلیم انہیں دی گئی تھی۔ اور رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کرکے بھی دکھا دیا تھا۔ پھر بھی وہ گر گئے اور ان کی حالت خراب ہو گئی...... رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ میں پیدا ہوئے اور مکّہ والوں کی ایسی حالت تھی کہ لوگوں میں انہیں کوئی عزّت حاصل نہیں تھی۔ لوگ صرف مجاور سمجھ کر ادب کیا کرتے تھے۔ اور جب وہ غیر قوموں میں جاتے تھے تو وہ بھی اُن کی مجاور یا زیادہ سے زیادہ تاجر سمجھ کر عزّت کرتی تھیں۔ وہ انہیں کوئی حکومت قرار نہیں دیتی تھیں اور پھر اُن کی حیثیت اتنی کمزور سمجھی جاتی تھی کہ دوسری حکومتیں اُن سے جبراً

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
SK. GHULAM HADI & BROTHERS.
(READY MADE GARMENTS DEALERS)
CHANDAN BAZAR P.O. BHADRAK, Distt.- BALASORE (ORISSA) PHONE NO. 122-253.
پیشکش

ٹیکس وصول کرنا جائز سمجھتی تھیں۔ جیسے یمن کے بادشاہ نے مکہ پر حملہ کیا جس کا قرآن کریم نے اصحاب الفیل کے نام سے ذکر کیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو تیرہ سال تک آپؐ مکہ میں رہے۔ اس عرصہ میں چند سو آدمی آپؐ پر ایمان لائے۔ ۱۳ سال کے بعد آپؐ نے ہجرت کی اور

ہجرت کے آٹھویں سال سارا عرب

ایک نظام کے ماتحت آگیا۔ اور اس کے بعد اُسے ایک ایسی طاقت اور قوت حاصل ہوگئی کہ اس سے بڑی بڑی حکومتیں ڈرنے لگیں۔ اُس وقت دُنیا حکومت کے لحاظ سے دو بڑے حصوں میں منقسم تھی۔ اوّل رومی سلطنت۔ دوم ایرانی سلطنت۔ رومی سلطنت کے ماتحت مشرقی یورپ۔ ٹرکی۔ ایشیا۔ یونان۔ مصر۔ شام اور اناطولیہ تھا۔ اور ایرانی سلطنت کے ماتحت عراق۔ ایران۔ رشین ٹری ٹوریز کے بہت سے علاقے۔ افغانستان۔ ہندوستان کے بعض علاقے۔ اور چین کے بعض علاقے تھے۔ اس وقت یہی دو بڑی حکومتیں تھیں۔ اُن کے سامنے عرب کی کوئی حیثیت ہی نہیں تھی۔ لیکن ہجرت کے آٹھویں سال بعد سارا عرب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوگیا۔ اس کے بعد جب سرحدوں پر عیسائی قبائل نے شرارت کی تو پہلے آپؐ خود وہاں تشریف لے گئے۔ اس کی وجہ سے کچھ دیر کے لئے فتنہ ٹل گیا۔ لیکن تھوڑے عرصہ بعد قبائل نے پھر شرارت شروع کی تو آپؐ نے ان کی سرکوبی کے لئے لشکر بھجوایا۔ اس لشکر نے بہت سے قبائل کو سرزنش کی۔ اور بہتوں کو معاہدہ سے تابع کیا۔ پھر آپؐ کی وفات کے بعد اڑھائی سال کے عرصہ میں

سارا عرب اسلامی حکومت کے ماتحت آگیا

بلکہ یہ حکومت عرب سے نکل کر دوسرے علاقوں میں بھی پھیلنی شروع ہوگئی۔ فتح مکہ کے پانچ سال کے بعد ایرانی حکومت پر حملہ ہوگیا تھا۔ اور اس کے بعض علاقوں پر قبضہ بھی کر لیا گیا تھا۔ اور چند سالوں میں رومی سلطنت اور دوسری سب حکومتیں تباہ ہوگئی تھیں۔ اتنی بڑی فتح اور اتنے عظیم الشان تغیر کی مثال تاریخ میں اور کہیں نہیں ملتی۔ تاریخ میں صرف نپولین کی ایک مثال ملتی ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں کوئی ایسی طاقت نہیں تھی جو تعداد اور قوت میں اُس سے زیادہ ہو۔ جرمن کا ملک تھا مگر وہ اُس وقت ۱۴ چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم تھا۔ اس طرح اس کی تمام طاقت منتشر تھی۔ ایک مشہور امریکن پریذیڈنٹ سے کسی نے پوچھا کہ جرمن کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔ تو اُس نے کہا ایک شیر ہے اور دو تین لومڑ ہیں اور کچھ چوہے ہیں۔ شیر سے مراد رشیا تھا۔ لومڑ سے مراد دوسری حکومتیں۔ اور چوہوں سے مراد جرمن تھے۔ گویا جرمن اُس وقت ٹکڑے ٹکڑے تھا۔ روس ایک بڑی طاقت تھی۔ مگر وہ روس کے ساتھ ٹکرایا اور وہاں سے ناکام لوٹا۔ اس طرح انگلستان کو بھی فتح نہ کرسکا۔ اور انجام اس کا یہ ہوا کہ وہ تباہ ہوگیا۔ پھر دوسرا بڑا شخص ہٹلر آیا۔ بلکہ دو بڑے آدمی دو ملکوں میں ہوئے۔ ہٹلر اور مسولینی۔ دونوں نے بے شک ترقیات حاصل کیں۔ لیکن دونوں کا انجام شکست ہوا۔ مسلمانوں میں سے جس نے یکدم بڑی حکومت حاصل کی وہ تیمور تھا۔ اس کی بھی یہی حالت تھی۔ وہ بے شک دُنیا کے کناروں تک گیا لیکن وہ اپنے اس مقصد کو کہ ساری دُنیا فتح کرلے پورا نہ کرسکا۔ مثلاً وہ چین کو تابع کرنا چاہتا تھا لیکن تابع نہ کرسکا۔ اور جب وہ مرنے لگا تو اُس نے کہا، میرے سامنے انسانوں کی ہڈیوں کے ڈھیر ہیں۔ جو مجھے ملامت کر رہے ہیں۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی آدمؑ سے لے کر اب تک ایسے گزرے ہیں جنہوں نے فردِ واحد سے ترقی کی۔ تھوڑے سے عرصہ میں ہی سارے عرب کو تابعِ فرمان کرلیا۔ اور آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کے ایک خلیفہ نے ایک بہت بڑی حکومت کو توڑ دیا۔ اور باقی علاقے آپؐ کے دوسرے خلیفہ نے فتح کرلئے۔

یہ تغیر جو واقع ہُوا

خُدائی تھا کسی انسان کا کام نہیں تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو آپؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر مکہ میں پہنچی تو ایک مجلس میں حضرت ابوبکرؓ کے والد ابوقحافہ بھی بیٹھے تھے۔ جب پیغام بر نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے ہیں تو سب لوگوں پر غم کی کیفیت طاری ہوگئی۔ اور سب نے یہی سمجھا کہ اب مُلکی حالات کے ماتحت اسلام پراگندہ ہوجائے گا۔ چنانچہ انہوں نے کہا اب کیا ہوگا۔ پیغام بر نے کہا آپؐ کی وفات کے بعد حکومت قائم ہوگئی ہے اور ایک شخص کو خلیفہ بنا لیا گیا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کون خلیفہ مقرر ہُوا ہے؟ پیغامبر نے کہا ابوبکرؓ۔ ابوقحافہ نے حیران ہوکر پوچھا کون ابوبکرؓ؟ کیونکہ وہ اپنے خاندان کی حیثیت کو سمجھتے تھے۔ اور اس حیثیت کے لحاظ سے وہ خیال بھی نہیں کرسکتے تھے کہ اُن کے بیٹے کو سارا عرب بادشاہ تسلیم کرلے گا۔ پیغامبر نے کہا ابوبکرؓ جو فلاں قبیلہ سے ہے۔ ابوقحافہ نے کہا وہ کس خاندان سے ہے؟ پیغامبر نے کہا فلاں خاندان سے۔ اس پر ابوقحافہ نے دوبارہ دریافت کیا وہ کس کا بیٹا ہے؟ پیغامبر نے کہا ابوقحافہ کا بیٹا۔ اس پر ابوقحافہ نے دوبارہ کلمہ پڑھا اور کہا، آج مجھے یقین ہوگیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی تھے۔ ابوقحافہ پہلے صرف نام کے طور پر مسلمان تھے۔ لیکن اس واقعہ کے بعد انہوں نے سچے دل سے سمجھ لیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دعوے میں راستباز تھے۔ کیونکہ حضرت ابوبکرؓ کی خاندانی حیثیت ایسی نہ تھی کہ سارے عرب آپ کو مان لیتے۔

(آگے مسلسل صٓ پر)

دُوسری قدرت ہو دائم کامران و کامگار

مہدیٔ موعود تجھ پر رحمتیں ہوں بیشمار تیری عترت کا نگہباں ہو ہمیشہ کردگار
فیجِ اعوج کی اندھیری رات گزری خوفناک دینِ حق پر حملہ آور تھے درندے خونخوار
تین صدیاں خیر کی تھیں پھر اندھیری رات تھی چہرۂ دینِ الٰہی ہو رہا تھا پُر غبار
قُدسیوں نے دیکھ کر یہ حال یُوں فریاد کی یاالٰہی پھر چمن ہو دینِ احمدؐ کی بہار

عرش سے کروبیوں کو مل گیا پیغامِ خاص
فضل کے در کھول دو، رحمت ہو نازل بار بار
مہدیٔ موعود تجھ پر رحمتیں ہوں بے شمار

تیرا آنا لازمی تھا چودھویں صد سال میں تین صدیاں بعد جب پورا ہُوا تھا اِک ہزار
اس پہ شاہد ہے کلام اللہ اور قولِ رسولؐ سُورتِ سجدہ و جُمعہ دیکھ لیں تقویٰ شعار
صد مبارک اے مسیحا وقت پر تیرا نزول اہلِ تقویٰ سالہا سال کر رہے تھے انتظار
خیرِ اُمّت تیری برکت سے ہدایت پا گئی لگ گئے اسلام کے بُستان کو شیریں ثمار

خُوب! منہاجِ نبوّت پر خلافت کا قیام
مرحبا! احیاءِ دینِ مُصطفیٰؐ کا شاہکار
مہدیٔ موعود تجھ پر رحمتیں ہوں بے شمار

اَے مسیحِ پاکؑ کی رُوحِ مقدس الوداع! "دوسری قدرت" ہو دائم کامران و کامگار
خاکِ پا پر بھی رہے نظرِ کریم اللہ کی!! حشر کے دن سایۂ رحمت میں ہو جائے قرار
دل یہی ہے آرزو دِل میں تمنا ہے یہی مدعا ہے مختصر باعجز و باصد انکسار
پیار کے آنسو بہانے کی سعادت ہو نصیب اُس بڑی ہمرکارؑ کی تربت پہ دِن میں لاکھ بار

مہدیٔ موعود ہیں جس کے مبارک ظلِّ تام
راہِ امن و آشتی جو کر گیا ہے اُستوار
رحمتیں ہوں اُس پہ یارب بے حساب و بے شمار

خاکسار:- عبدالرحیم راٹھور

اِرشادِ نبویؐ

اِنَّ اللّٰہَ یَبْغُضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ —— (ترمذی)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ بد اخلاق اور بدگو انسان کو پسند نہیں کرتا۔

مُحتاجِ دُعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

یہ الٰہی دین تھی مگر بعد میں

مسلمانوں کی ذہنیت ایسی بگڑی

کہ انہوں نے یہ سمجھنا شروع کر دیا کہ فتوحات ہم نے اپنی طاقت سے حاصل کی ہیں۔ کسی نے کہنا شروع کیا کہ عرب کی اصل طاقت بنو اُمیہ ہیں۔ اس لئے خلافت کا حق ان کا ہے۔ کسی نے کہا، بنو ہاشم عرب کی اصل طاقت ہیں۔ کسی نے کہا بنو مطلب عرب کی اصل طاقت ہیں۔ کسی نے کہا خلافت کے زیادہ حق دار انصار ہیں۔ جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھروں میں جگہ دی۔ گویا تھوڑے ہی سالوں میں مسلمان مار بڈ (MORBID) ہو گئے اور اُن کے دماغ بگڑ گئے۔ اُن میں سے ہر قبیلہ نے یہ کوشش کی کہ وہ خلافت کو بزور حاصل کر لے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خلافت ختم ہو گئی۔

پھر مسلمانوں کے بگڑنے کا دوسرا سبب انارکی تھی۔ اسلام نے سب میں مساوات کی رُوح قائم کی تھی لیکن مسلمانوں نے یہ نہ سمجھا کہ مساوات پیدا کرنے کے معنے یہ ہیں کہ ایک آرگنائیزیشن ہو۔ اس کے بغیر مساوات قائم نہیں ہو سکتی۔ اسلام آیا ہی اس لئے تھا کہ وہ ایک آرگنائیزیشن اور ڈسپلن قائم کرے مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی تھی کہ یہ ڈسپلن ظالمانہ نہ ہو۔ اور افراد اپنے نفسوں کو دبا کر رکھیں تاکہ قوم جیتے۔ لیکن چند ہی سال میں مسلمانوں میں یہ سوال پیدا ہونا شروع ہو گیا کہ خزانے ہمارے ہیں۔ اور اگر حکام نے اُن کے راستے میں کوئی روک ڈالی تو انہوں نے اُنہیں قتل کرنا شروع کر دیا۔

یہ وہ رُوح تھی

جس نے مُسلمانوں کو خراب کیا۔ اُنہیں یہ سمجھنا چاہیئے تھا کہ یہ حکومتِ الٰہیہ ہے۔ اور اسے خدا تعالیٰ نے قائم کیا ہے اس لئے اسے خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہی رہنا دیا جائے تو بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ سُورہ نُور میں فرماتا ہے کہ خلیفے ہم بنائیں گے۔ لیکن مسلمانوں نے یہ سمجھ لیا کہ خلیفے ہم نے بنائے ہیں۔ اور جب انہوں نے یہ سمجھا کہ خلیفے ہم نے بنائے ہیں تو خدا تعالیٰ نے کہا۔ اچھا اگر خلیفے تم نے بنائے ہیں تو اب تم ہی بناؤ۔ چنانچہ ایک وقت تک تو وہ پہلوں کا مارا ہوا شکار یعنی حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ اور حضرت علیؓ کا مارا ہوا شکار کھاتے رہے۔ لیکن مرا ہوا شکار ہمیشہ قائم نہیں رہتا۔ زندہ بکرا زندہ بکری۔ زندہ مُرغا اور زندہ مرغیاں تو ہمیں ہمیشہ گوشت اور انڈے کھلائیں گے۔

لیکن ذبح کی ہوئی بکری یا مرغی زیادہ دیر تک نہیں جا سکتی۔ کچھ وقت کے بعد وہ خراب ہو جائے گی۔ حضرت ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ اور علیؓ کے زمانہ میں مسلمان تازہ گوشت کھاتے تھے۔ لیکن بے وقوفی سے انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ چیز ہماری ہے۔ اِس طرح انہوں نے اپنی

زندگی کی رُوح

کو ختم کر دیا۔ اور مُرغیاں اور بکریاں مُردہ ہو گئیں۔ آخر تم ایک ذبح کی ہوئی بکری کو کتنے دن کھا لو گے۔ ایک بکری میں دس بارہ سیر یا پچیس تیس سیر گوشت ہو گا۔ اور آخر وہ ختم ہو جائے گا۔ پس وہ بکریاں مُردہ ہو گئیں اور مُسلمانوں نے کھا پی کر انہیں ختم کر دیا۔ پھر وہی حال ہوا کہ "ہتھ پرانے کھونسڑے لیسنتے ہوری آئے"۔ وہ ہر جگہ ذلیل ہونے شروع ہوئے۔ انہیں ماریں پڑیں۔ اور خدا تعالیٰ کا غضب اُن پر نازل ہوا۔ .... خدا تعالیٰ نے جو وعدے پہلے مسلمانوں سے کئے تھے وہ وعدے اب بھی ہیں۔ اس نے جب وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ فرمایا تو اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فرمایا۔ حضرت ابوبکرؓ سے نہیں فرمایا۔ حضرت عمرؓ سے نہیں فرمایا۔ حضرت عثمانؓ سے نہیں فرمایا۔ حضرت علیؓ سے نہیں فرمایا۔ پھر اس کا کہیں ذکر نہیں کہ خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ صرف پہلے مسلمانوں سے کیا تھا۔ یا پہلی صدی کے مسلمانوں سے کیا تھا۔ یا دوسری صدی کے مسلمانوں سے کیا تھا۔ بلکہ یہ وعدہ سارے مسلمانوں سے ہے، چاہے وہ آج سے پہلے ہوئے ہوں یا ۲۰۰ یا ۴۰۰ سال کے بعد آئیں۔ وہ جب بھی اٰمنوا و عملوا الصّٰلحٰت کے مصداق ہو جائیں گے۔ وہ اپنی نفسانی خواہشات کو مار دیں گے۔ وہ اسلام کی ترقی کو اپنا اصل مقصد بنالیں گے۔ تعصبات۔ جماعتوں۔ پارٹیوں۔ جتھوں شہروں اور ملکوں کو بھول جائیں گے، تو اُن کے لئے

خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ

قائم رہے گا کہ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ۔ یہ وعدہ اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں سے چاہے وہ عرب کے ہوں یا عراق کے ہوں۔ شام کے ہوں۔ مصر کے ہوں۔ یورپ کے ہوں۔ ایشیا کے ہوں۔ امریکہ کے ہوں۔ جزائر کے ہوں۔ افریقہ کے ہوں۔ کیا ہے کہ لیستخلفنّھم فی الارض وہ انہیں اس دُنیا میں اپنا نائب اور قائم مقام مقرر کرے گا۔ اب اس دُنیا میں شام۔ عرب۔ اور نائجیریا۔ کینیا۔ ہندوستان۔ چین اور انڈونیشیا ہی شامل نہیں بلکہ اور ممالک بھی ہیں۔ پس اس سے مُراد دُنیا کے سب ممالک ہیں۔ گویا وہ موعود خلافت ساری دُنیا کے لئے ہے۔ فرماتا ہے وہ تمہیں ساری دُنیا میں خلیفہ مقرر کرے گا۔ کما استخلف الذین من قبلھم اسی طرح جس طرح اُس نے پہلے لوگوں کو خلیفہ مقرر کیا۔ اس آیت میں پہلے لوگوں کی مشابہت ارض میں نہیں بلکہ استخلاف میں ہے۔ گویا فرمایا ہم انہیں اسی طرح خلیفہ مقرر کریں گے جس طرح ہم نے پہلوں کو خلیفہ مقرر کیا اور پھر اس قسم کے خلیفے مقرر کریں گے جن کا اثر تمام دُنیا پر ہو گا۔ پس

اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کو یاد رکھو

اور خلافت کے استحکام اور قیام کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہو۔ تم نوجوان ہو۔ تمہارے حوصلے بلند ہونے چاہئیں۔ اور تمہاری عقلیں تیز ہونی چاہئیں تاکہ تم اس کشتی کو ڈوبنے اور غرق نہ ہونے دو۔ تم وہ چٹان نہ بنو جو دریا کے رُخ کو پھیر دیتی ہے۔ بلکہ تمہارا یہ کام ہے کہ تم وہ چینل (CHANNAL) بن جاؤ جو پانی کو آسانی سے گزارتی ہے۔ تم ایک ٹنل ہو جس کا یہ کام ہے کہ وہ فیضانِ الٰہی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حاصل ہوا ہے تم اُسے آگے چلاتے چلے جاؤ۔ اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے تو تم ایک ایسی قوم بن جاؤ گے جو کبھی نہیں مرے گی۔ اور اگر تم اس فیضانِ الٰہی کے رستہ میں روک بن گئے۔ اس کے رستے میں پتھر بن کر کھڑے ہو گئے اور تم نے اپنی ذاتی خواہشات کے ماتحت اُسے اپنے دوستوں رشتہ داروں اور قریبیوں کیلئے مخصوص کرنا چاہا تو یاد رکھو وہ تمہاری قوم کی تباہی کا وقت ہو گا۔ پھر تمہاری عمر کبھی لمبی نہیں ہو گی۔ اور تم اسطرح مر جاؤ گے جس طرح پہلی قومیں مریں۔ لیکن قرآن کریم یہ بتاتا ہے کہ

قوم کی ترقی کا رستہ

بند نہیں۔ انسان بے شک دُنیا میں ہمیشہ زندہ نہیں رہتا۔ لیکن قومیں زندہ رہ سکتی ہیں۔ پس جو آگے بڑھے گا وہ انعام لے جائے گا اور جو آگے نہیں بڑھتا وہ اپنی موت آپ مرتا ہے۔ اور جو شخص خود کشی کرتا ہے اُسے کوئی دوسرا بچا نہیں سکتا ✣

رمضان المُبارک میں
صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصّیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ اُن کے روزے اور دیگر عبادات قبول ہوں۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں دیگر عبادتوں کے علاوہ کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے، جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو نیز ضُعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔ اُس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصّیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تاکہ ان کے روزے مقبول ہوں۔ اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہو۔ وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصّیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرنے کی خواہش مند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ اُن کی طرف سے اس کا مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے۔ اور سب کو روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعتِ احمدیہ میں خلافتِ راشدہ کا قیام اور مُخالفین کا عبرتناک انجام

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

قرآن کریم کی آیت استخلاف میں ایمان اور اعمال صالحہ کی شرط کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ یقیناً ان کو انعام خلافت عطا فرمائے گا اور اس انعام کے نتیجہ میں بنیادی اعتبار سے دو قسم کی برکات ہمیشہ ان کے لاحقِ حال رہیں گی۔ اوّل اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین کی تمکنت و مضبوطی تدریجاً ان کے ہاتھوں سے استوار ہوتی چلی جائے۔ دوم جب جب مخالفین کی جانب سے خوف کی حالت پیدا کی جائے گی اسے خلافت کی برکت سے اللہ تعالیٰ امن سے بدلتا چلا جائے گا۔ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا۔

حدیث نبویؐ میں خلافتِ راشدہ یا خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کے دو دَور بتائے گئے ہیں۔ پہلے دَور کا آغاز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت سے ہُوا جو پیشگوئی کے مطابق تیس سال تک جاری رہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اس کا خاتمہ ہوگیا۔

دوسرے دَور کا تعلق قرآن کریم اور احادیث نبویؐ کی رو سے مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت سے وابستہ ہے چنانچہ اس خلافت راشدہ کے چوتھے مظہر ہمارے دل و جان سے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں اور یہ خلافت حدیث نبویؐ کی پیشگوئی کے مطابق دائمی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ثم تکون خلافۃ علیٰ منھاج النبوۃ ثم سکت یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دَور کی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی نشاندہی فرمائی پھر اس انقطاع کی خبر نہیں دی بلکہ حضورؐ خاموش ہو گئے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے معرکۃ الآراء اور رسالہ الوصیت میں اس خلافتِ راشدہ کو آیت استخلاف کے استشہاد کے ساتھ دائمی قرار دیا ہے۔

جماعتِ احمدیہ میں عبرتناک ناکامی

قائم ہونے والی خلافتِ راشدہ کی تاریخ میں تین باتیں بڑی ہی نمایاں دکھائی دیتی ہیں اوّل خلفاء کرام مخالفین سے نہایت حُسن اخلاق سے پیش آئے۔ ہمیشہ نرمی اور چشم پوشی کا مظاہرہ فرمایا۔ دوم مخالفین نے اس کے مقابل پر بدترین اخلاق اور دشنام دہی کا ہمیشہ مظاہرہ کیا سوم مخالفین کا اپنے مقاصد میں نامراد و ناکام رہنا۔ یہ تینوں پہلو تاریخ احمدیت میں اس رنگ میں مرتسم اور نمایاں ہیں کہ احمدیت کا بدترین مخالف بھی انکار نہیں کرسکتا۔

مولوی محمد علی صاحب

خلافتِ راشدہ احمدیہ کی مخالفت کا آغاز جماعت کے اندر سے ہی ہُوا تھا جس کے بعد تدریجاً مخالفت بیرونِ جماعت میں آگے سے آگے بڑھتی رہی اور آج اس حد تک مخالفت شدت اختیار کر چکی ہے کہ ایوانِ حکومت سے اُس کی صدا گونج رہی ہے۔

بہر حال خلافت احمدیہ کی مخالفت کا آغاز مکرم مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین سے ہوا تھا جو صدر انجمن احمدیہ کے ممبر بھی تھے۔ اور ان کے ساتھ صدر انجمن احمدیہ کے بعض ممبران اور بھی تھے۔ اور ان لوگوں نے خلافت راشدہ کو مٹانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہٗ ان خطرناک ایام کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتے ہیں:۔

"چونکہ منکرین خلافت کی طرف سے بھی پُر زور پراپیگنڈا جاری تھا اس لئے جماعت کا ایک معتدبہ حصہ ایسا بھی تھا جسے سخت کوشش اور انتہائی جد و جہد کے ساتھ راہ راست پر لانا پڑا یہ ایک ہولناک نظارہ تھا اور گویا ایک قسم کی طولانی رسہ کشی تھی جس میں کئی موقعے خطرے کے پیدا ہوتے رہے۔ مگر بالآخر چپہ چپہ اور بالشت بالشت اور ہاتھ ہاتھ خدائی فوج دشمن کے کیمپ میں دھنستی چلی گئی اور چند ماہ کی شب و روز کی جنگ کے بعد خدا نے اپنے روحانی خلیفہ کو فتح عطا کی اور جماعت کا زائد از پچانوے فیصدی حصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوگیا۔ یہ دن بڑے عجیب و غریب تھے جس کی یاد دیکھنے والوں کو کبھی بھول نہیں سکتی۔"

(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۳۴۲)

اس کے بعد بھی حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہٗ ہمیشہ ہی حُسنِ اخلاق اور حُسن سلوک سے ہی مکرم مولوی محمد علی صاحب سے پیش آتے رہے مگر مولوی صاحب نے ہمیشہ حضور پر بڑے سے بڑا اور گندے سے گندہ حملہ کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بقول مولوی صاحب ان کی اہلیہ صاحبہ ان کے تمام قریبی ساتھی اور منکرین خلافت میں سے صف اوّل کے شاہسوار مولوی صاحب کو بددیانت قرار دے کر دشمن ہوگئے تھے جن کا سرغنہ مولوی صدر الدین صاحب تھے اور وہی مولوی صاحب کی وفات کے بعد ان کے جانشین بنے فاعتبروا یا اولی الابصار۔

مولوی ثناء اللہ صاحب

اندرونی مخالفت کے علاوہ بیرونی علماء کا مُقابلہ بھی جاری تھا۔ مگر وہ ابھی انفرادی مُقابلہ تھا جن میں مولوی ثناء اللہ صاحب سرفہرست تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ہمیشہ جماعت کو ان مخالف علماء کے ساتھ نرمی، حُسن اخلاق اور حُسن سلوک کی ہی تعلیم دی ایک مُقام پر حضورؓ فرماتے ہیں ے

تم کو مجھ سے ہے عداوت تو مجھے تم سے ہے پیار
میری یہ کیسی محبت ہے کہ جاتی ہی نہیں

اس کے باوجود مولوی ثناء اللہ صاحب بدترین مخالفت ہی کرتے رہے اور انہوں نے کہا تھا کہ مرزا صاحب کی کتابوں کو دریا بُرد نہیں بلکہ تنور میں ڈال کر ایک دم جلا دینی چاہئیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ان کی اپنی لائبریری کا یہی انجام ہوا۔ چنانچہ سیرت ثنائی میں لکھا ہے کہ:۔

"بلوائیوں نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ آپ کا وہ عزیز ترین کتب خانہ جس میں ہزار ہا روپے کی نایاب و قیمتی کتابیں تھیں اور جن کو آپ نے بڑی محنت اور جانفشانی سے جمع کیا اور خریدا تھا جلا کر خاک کر دیں۔ کتابوں کے جلنے کا صدمہ مولانا کو اکلوتے فرزند کی شہادت سے کم نہ تھا ...... یہ صدمہ جانکاہ آپ کو آخری دم تک رہا اور حقیقت میں آپ کی ناگہانی موت کا سبب یہ دو ہی صدمات تھے۔ ایک فرزند کی اچانک شہادت اور دوسرے بیش قیمت کتب کی سوختگی چنانچہ یہ دونوں صدمے تھوڑے عرصہ میں آپ کی جان لے کر رہے۔"

(سیرت ثنائی صفحہ ۳۹۰)

"ان کی آنکھوں کے سامنے ان کا جوان اکلوتا بیٹا عطاء اللہ جس بُری طرح ذبح کیا گیا اس نے ان کے قلب و جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔"

(الاعتصام ۱۵ جون ۱۹۶۲ء)

خلافتِ راشدہ کے مقدس وجود سے ٹکرانے والے مولوی ثناء اللہ صاحب کا انجام بھی عبرتناک ہی ہُوا۔ اور خلافت راشدہ نے بزبان حال ان مخالفین کو فرمایا کہ تم پیچھے رہو ہمیں اور آگے بڑھنا ہے۔

مجلس احرار

کشمیری عوام کو انسانی حقوق دلوانے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جو کردار دکھایا وہ کشمیری مسلمانوں اور پنجاب کے شہرت یافتہ مسلمانوں کو کبھی بھول نہیں سکتا لیکن اس کا صلہ یہ ملا کہ مجلس احرار قائم ہوگئی اور اس نے دعوےٰ کیا کہ اس کا ضمیر ہی احمدیت کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لئے معرض وجود میں آیا ہے۔ منظم مخالفت کا یہ پہلا موقعہ تھا کہ ایک جماعت خلافتِ راشدہ اور جماعت کو مٹانے کا عزم لے کر کھڑی ہوئی تھی۔ مجلس احرار کے سرخیل مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے یہ تعلی ہانکی تھی کہ:۔

"اے مسیح کی بھیڑو! تمہیں کوئی ملا نہیں اور یہ مجلس احرار ہے جس نے تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے۔"

اس کے مقابل پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ:۔

"مَیں دیکھ رہا ہوں کہ احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلی جا رہی ہے۔"

بڑی شدید مخالفت ہوئی مگر اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جماعت احمدیہ تحریک جدید کے ذریعہ سے نہایت مضبوطی کے ساتھ

ساری دنیا میں پھیل گئی اور مجلس احرار کے پاؤں تلے سے ایسی زمین نکلی کہ قادیان کے مقدس مقامات سے دور دور تک کوئی احراری دکھائی نہیں دیتا بلکہ ہندوستان اور پاکستان میں بھی احرار ایک قصۂ پارینہ ہو چکا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں کہ ؎

ہر مصیبت میں دیا ساتھ تمہارا لیکن
تم کو کچھ ایسی شکایت ہے کہ جاتی ہی نہیں

سنہ ۱۹۵۳ء خلافتِ راشدہ کی مخالفت ۱۹۵۳ء میں اور زیادہ سخت ہو گئی اور احراریوں کے ساتھ مودودی اور دوسری پارٹیوں والے بھی مل گئے' بڑی سخت مخالفت ہوئی۔ ہندوستانی اخبارات میں آ رہا تھا کہ یہ اتنی شدید مخالفت ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر پورے پاکستان سے احمدیوں کا صفایا ہو جائیگا۔ ایسے پُر آشوب دَور میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ:-

"خدا میری مدد کے لئے دوڑا چلا آ رہا ہے وہ میرے ساتھ ہے وہ مجھ میں ہے۔ وہ مجھے اور میری جماعت کو تباہ نہیں کرے گا بلکہ دشمن ہی ذلیل اور شرمندہ ہو گا۔"

اس اعلان کا ہونا تھا کہ ؎

رُخ طوفانوں کے مالک نے آخر پھیر دیا طوفانوں کا

ہلاک کرنے والے خود بُری طرح مارشل لاء کی گولیوں سے ہلاک ہو رہے تھے وزیر خان کی مسجد سے مولوی عبدالستار نیازی داڑھی مونچھ منڈوا کر کھڑکی سے نکل کر بھاگ گئے۔ اس موقعہ پر مودودی صاحب اور مولوی عبدالستار صاحب نیازی کو پھانسی کی سزا سنائی گئی تھی جو بعد میں معاف ہو گئی اور جماعتِ احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے خلافت راشدہ کی زیر قیادت بہت ترقی کر گئی۔ ہزاروں کی تعداد میں پاکستان میں لوگ احمدی ہوئے۔

سنہ ۱۹۷۴ء ۱۹۷۴ء میں اور زیادہ مخالفت ہوئی۔ ۱۹۷۱ء کے الیکشن میں ہارنے کے بعد مودودی صاحب نے بڑے زور سے یہ اعلان کیا تھا کہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور ان کی پارٹی کو جماعتِ احمدیہ کے لاکھوں ورکرز اور ربوہ کے خزانہ نے کامیاب بنایا ہے۔ مگر ھل جزاء الاحسان اِلّا الاحسان کی بجائے مسٹر بھٹو اور اس کی پارٹی نے جماعتِ احمدیہ کو غیر مسلم قرار دے دیا۔ اور درجنوں احمدی شہید ہوئے کروڑوں کی جائیدادیں جلا ڈالی گئیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ نے ربوہ کی شاہراہ پر ایک بورڈ نصب کیا تھا جس پر لکھا ہوا تھا کہ خدا تعالیٰ کی فوجیں ہماری مدد کے لئے آ رہی ہیں۔ ابھی تین سال نہیں گذرے تھے کہ مکافاتِ عمل شروع ہو گیا۔ وہ جو جماعت احمدیہ کا نوّے سالہ مسئلہ حل کرنے کا نعرہ لگا رہا تھا وہ عین اس وقت جب ٹھیک نوّے سال جماعت پر پورے ہو رہے تھے پھانسی کے تختہ پر لٹک رہا تھا۔ اور اس کا اپنا مسئلہ حل ہو چکا تھا اور اس کے ساتھیوں پر مارشل لاء کے کوڑے برس رہے تھے ؎

لپیٹے ہیں بالآخر وہ اک دن اپنے ہی ستم کی لپیٹ میں
انجام یہی ہوتا آیا فرعونوں کا ہامانوں کا

اب صدر پاکستان مسٹر ضیاء الحق نے بار بار تجربہ شدہ حقیقت کا تجربہ نئے سرے سے شروع کیا ہے۔ ہم تو اپنے پیارے آقا اور امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی ایسے مواقع کی یہی دُعا کرتے ہیں کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ کہ اے اللہ ان لوگوں کو ہدایت دے یہ محض نادان ہیں حقیقت کو نہیں جانتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس سلسلہ میں ایسے موقعہ کے لئے بعض اہم ارشادات پیش ہیں۔

پاکستانی کشمیر اسمبلی کی جماعتِ احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پر ۴ مئی ۱۹۷۳ء بمقام ربوہ خطبہ جمعہ میں حضورؒ نے فرمایا تھا کہ:-

"اس قسم کی قرارداد پاس کردی تو خدا کی قائم کردہ جماعت پر اس کا کیا اثر ہو سکتا ہے اس کے نتیجہ میں جو خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں وہ یہ نہیں کہ جماعت احمدیہ غیر مسلم بن جائے گی' جس جماعت کو اللہ تعالیٰ مسلمان کہے اسے کوئی ناسمجھ انسان غیر مسلم قرار دے تو کیا فرق پڑتا ہے۔ ہمیں اس کا فکر نہیں ہمیں فکر ہے تو اس بات کی کہ اگر یہ خرابی خدانخواستہ انتہا تک پہنچ گئی تو اس قسم کے فتنہ و فساد کے نتیجہ میں پاکستان قائم نہیں رہے گا۔" (ص ۱۳)

فرمایا:-

"اگر کے ساتھ میں بات کر رہا ہوں کہ حکومتِ وقت اس عظیم مملکت کے شہریوں کی حفاظت کرنے کے قابل نہ رہی تو پھر جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں جب احمدی کے سامنے اپنی جان و مال کی حفاظت اور بالخصوص غلبۂ اسلام کی مہم کی حفاظت کا سوال پیدا ہو تو اس دن تمہارے بڑے بھی اور تمہارے چھوٹے بھی تمہارے مرد بھی اور تمہاری عورتیں بھی یہ مشاہدہ کریں گی کہ تمہارے دل میں اس دُنیا کی زندگی اور اس کے عیش و آرام سے جو محبت ہے اس سے کہیں زیادہ ہمیں خدا کی راہ میں جان دینے سے محبت ہے۔"

آج ایک مرتبہ پھر پاکستانی حکومت اور علماء سوء نے مل کر جماعت احمدیہ کے خلاف بدترین فتنہ انگیزی [illegible] ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ فتنہ انگیزی برپا کرنے والے بھی پہلے فریقوں کی طرح خلافت راشدہ سے ٹکرا کر بُری طرح شکست کھائیں گے۔ اور جماعت احمدیہ کا قدم حسبِ سابق آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا ہی خوب فرماتے ہیں ؎

ترے مکروں سے اے جاہل مرا نقصاں نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے

جماعتِ احمدیہ پاکستان کے بارہ میں تازہ اطلاعات

قارئین کرام کو علم ہے کہ حکومتِ پاکستان نے جماعتِ احمدیہ کے خلاف ایک نیا آرڈیننس جاری کر کے اذان۔ اسلامی اصطلاحات کا استعمال اور تبلیغ وغیرہ پر پابندیاں عائد کر دی ہوئی ہیں۔ اور ساتھ ہی حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صرف حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان کہ اپنے وطن سے محبت کرنا ایمان میں سے ہے کے تحت پاکستان میں جماعتِ احمدیہ کو اس آرڈیننس پر پورے طور پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ پاکستان میں جماعتِ احمدیہ کے موجودہ حالات کے بارہ میں لندن سے بذریعہ فون، دہلی اور دہلی سے قادیان اسی طرح بعض مہمانان کرام کی زبانی موصول ہونے والی چند تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ

شہر گجرات کی احمدیہ مسجد پر ۲۰۰ آدمیوں نے حملہ کیا اور مسجد پر قبضہ کر لیا۔ کچھ عرصہ بعد پولیس نے مسجد کو خالی کرا دیا۔ لیکن مسجد کو seal کر دیا۔ اور احمدیوں سے کہا کہ اس مسجد کے کھلوانے کے لئے عدالت میں جائیں۔ اسی طرح اسلام آباد میں احمدیہ مسجد پر قبضہ کرنے کی غرض سے حملہ ہوا۔ لیکن خدام نے حملہ کا دفاع کیا۔ اور مسجد پر قبضہ نہیں ہونے دیا۔ مساجد پر خدام پہرہ دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود حفاظت کے سامان مہیا فرمائے آمین۔

ربوہ میں بحمد للہ تعالیٰ خیریت ہے۔ چوبیس گھنٹے خدام پورے ربوہ اور مساجد پر پہرہ دے رہے ہیں۔ جماعتی اغراض کی وجہ سے جامعہ احمدیہ فی الحال بند ہے۔ اس دوران اخباری نمائندے اور بعض انصاف پسند افراد ربوہ آ کر حالات کا جائزہ لیتے ہیں۔ اور اچھا اثر لے کر جاتے ہیں۔

ربوہ میں تعلیم پانے والے بعض غیر ملکی طلباء سے اخباری نمائندوں نے انٹرویو لیا۔ دورانِ انٹرویو انہوں نے ایک سوال یہ کیا کہ اگر پاکستان سے احمدیوں کو باہر نکال دیا جائے تو کیا آپ ان کو قبول کریں گے؟ ہاں میں جواب سُن کر اخباری نمائندے حیران رہ گئے۔ اسی طرح بعض دیگر جوابات سے نمائندے بہت متأثر ہوئے۔ انہوں نے بعض مساجد ربوہ اور نماز پڑھتے ہوئے افرادِ جماعت کی فوٹو بھی لیں جو بعد میں وہاں اخبارات میں شائع ہوئیں۔ اس موقعہ پر اہم مختلف اخبارات میں شائع شدہ اس خبر کی تردید کرتے ہیں جس میں جماعتِ احمدیہ کا نیا مرکز لیگوس (نائیجیریا) میں تبدیل کرنے کا کہا گیا ہے۔ یہ خبریں یونہی اڑائی جا رہی ہیں۔ آمدہ تازہ اطلاع کے مطابق جماعتِ احمدیہ کے مقدس امام حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۱ مئی ۸۴ء کو لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت سے قربانیوں کا مطالبہ کیا ہے۔ حضور نے فرمایا ہے کہ جو شخص قربانیوں کے لئے آگے نہیں آ سکتا ہو وہ مجھے اطلاع کر دے میں ایسے شخص کو جماعت سے خارج نہیں کروں گا بلکہ [illegible] سے قربانی کا مطالبہ بھی نہیں کرونگا۔ اور جو لوگ قربانیوں کے لئے تیار ہیں انہیں اطلاع [illegible] کی ضرورت نہیں وہ تیار رہیں جب بھی اور جس قسم کی بھی قربانی کا اُن سے مطالبہ کیا جائے وہ اُس کے لئے تیار رہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اِن دنوں لندن میں قیام فرما ہیں اور بیرونی مشنوں کی تعلیم و تربیت میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ [illegible] حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا حافظ و ناصر رہے۔ اور جماعتِ احمدیہ کی اپنے فضل [illegible] سے سامان پیدا فرمائے۔ آمین (ایڈیٹر)

پہلی قسط

ہمارا شفیق روحانی باپ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

رحمتوں برکتوں اور خدائی فضلوں کا مسکراتا حسین مجسمہ

مکرم مسعود احمد صاحب خورشید کراچی

گر چہ یعقوبؑ ہمہ تن تھے خدا کے سامنے
صبر میں تھے ابراہیمؑ خلق میں با خندہ جبیں
شرف میں ... ... سب سے بڑھا تھے
جان کی بازی لگا دی تول پر ہارا نہیں
... جس کو شاہد ہے وہ معمولی نہ تھا
خون خیر المرسلینؐ تھا تمہیں اے ام المومنین
(در عدن صفحہ ۶۸)

مندرجہ بالا اشعار حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا نے اگرچہ حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ کی ذات گرامی کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق کریمانہ کے پیش نظر کہے تھے لیکن یہ تمام اشعار حضرت اماں جان نور اللہ مرقدھا کی گود کے پالے اور حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کے فرزند اکبر ہمارے جان سے زیادہ پیارے امام حضرت ناصر دین خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ پر بھی لفظاً لفظاً صادق آتے ہیں۔ جن کی ۷۳ سالہ بابرکت زندگی (جس میں تقریباً ۱۷ سالہ دورِ خلافت حقہ احمدیہ) کا ایک ایک کھلا ورق خدائی فضل اور رحمت کے ماتحت آپ کی پاکیزہ زندگی کا ایک شاندار منظر پیش کر رہی ہے۔ دراصل ایسے بابرکت وجود رحمت خداوندی کا ایک نشان ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی صفات کریمانہ اور رحیمانہ کا مظہر بنانے کے لئے اپنے ہاتھوں سے انہیں تیار کرتا ہے۔

پس قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر ہمارے آقا نافلۂ موعود اپنے پیارے خدا کی بہترین تخلیق کا بہترین شاہکار تھے۔ اور اسلام کے پاکیزہ اصول جن کے تحت سارا نظام دینی و دنیوی گھومتا ہے یعنی تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ۔ ان پیارے اصولوں پر بدل و جان کاربند تھے غرض آپ کی بابرکت زندگی اپنے پیارے ربّ کی تمام صفات حسنہ کو اپنانے اور اپنے آقا و مطاع حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر پوری طرح عمل کرنے پر کاربند رہی۔ ہر شخص آپ کی شفقت و محبت اور پیار کی نگاہوں کے پڑنے کی وجہ سے یہی خیال کرتا تھا کہ آپ کو مجھ سے ہی سب سے زیادہ پیار ہے آپ کا بھی مجھ سے تعلق ہے اور آپ کو میرے ذاتی اور دینی معاملات سے ہی زیادہ واقفیت اور دلچسپی ہے۔ سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو ایسی ہی پاکیزہ صفات سے متصف کرتا ہے۔ جب حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ کا وصال ہوا تو اُس وقت جہاں ہمارے سینے غم و اندوہ سے نڈھال ہو رہے تھے وہاں یہ خیال بھی بار بار آتا تھا کہ حضور (مصلح موعودؓ) جیسا پیار کرنے والا وجود اب کہاں سے ملے گا۔

چشم پُر نم سے قبولیت دُعا کا نشان مانگنا

لیکن ثاقب زیروی صاحب نے خلافت ثالثہ کے پہلے جلسہ سالانہ پر جب خلافت ثانیہ کے متعلق ایک نظم پڑھی تو ہماری آنکھوں نے نافلۂ موعود کی چشم مبارک کو آنسوؤں سے تر دیکھا نیز خدا تعالیٰ اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اسلام کی محبت میں اپنے پیارے رب کریم سے احمدیوں کے لئے قبولیت دُعا کا نشان مانگنے کا اعلان فرمانا جب کہ آپ کے ساتھ لاکھوں احمدیوں کی آنکھیں بھی اشکبار تھیں اور وہ سب آپ کی خلافت اور قیادت و سیادت کے لئے اپنے رب کے حضور گریہ کناں تھے۔ آپ کا ایسے خشوع و خضوع کے ساتھ دُعائیں کرنا اور کرانا یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک فضل تھا۔

جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کے بعد حضرت والد صاحب مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب میں سے تھے نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو درخواست دی کہ میں ہر جلسہ سالانہ کے بعد اپنے خاندان کے تمام افراد کو حضرت مصلح موعودؓ سے ملاقات کرایا کرتا تھا اب بھی مجھے میرے تمام افراد خاندان سمیت حضور سے ملاقات کا شرف بخشیں۔ حضور نے یہ درخواست منظور فرمالی۔ اور حضرت والد صاحب کے ساتھ اُن کے بیٹے بیٹیاں۔ پوتے پوتیاں۔ نواسے نواسیاں اور داماد۔ جتنے افراد ربوہ میں موجود تھے سب نے قصر خلافت میں جا کر حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اس پہلی ملاقات میں ہی حضور نے ہمارے دل موہ لئے۔ بڑی شفقت اور پیار و محبت سے سب سے باری باری گفتگو فرمائی اور حالات دریافت فرمائے۔ اس طویل ملاقات کے بعد حضرت والد صاحب کی درخواست پر حضورؒ نے دُعا کرائی۔ اور حضرت والد صاحب کے نام اپنے مبارک دستخطوں سے مندرجہ ذیل چٹھی بھی تحریر فرمائی:۔

"مکرمی محترمی محبی فی اللہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
۲۲/۱/۶۵ کو آپ سے اور آپ کے عزیزان سے یکجا طور پر مل کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے اقارب کو دینی اور دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور ترقیات عطا فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو اولاد کی کثرت کی بشارت دی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی اولاد کے لئے دُعا فرمائی۔ مَیں نے بھی آپ کی اولاد کی ترقیات تا قیامت کے لئے دُعا کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور بہترین ثمرات سے نوازے۔
(دستخط) مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث ۱۰/۱/۶۶"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ چونکہ دُعاؤں پر پختہ ایمان اور یقین رکھتے تھے اس لئے خلافت سے قبل اور بعد میں بھی حضرت والد صاحب کو دُعاؤں کے لئے لکھتے رہتے تھے۔

حضور کی دو تحریرات کا ذکر یہاں ضروری سمجھتا ہوں جن میں حضور نے خدا تعالیٰ کے حضور اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار فرمایا ہے۔ مورخہ ۹-۳-۶۶ کو حضور نے تحریر فرمایا۔

"بخدمت مکرم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کراچی۔
نقل چٹھی از قلم خود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ
بخدمت مخدومی محترمی مولوی قدرت اللہ صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ۔
آپ کی لمبی بیماری تشویش کا باعث بن رہی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا کرے آمین دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ۔ فقط
اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز اور ناکارہ بندہ جس کی زندگی کا سہارا محض فضل الٰہی ہے۔ مرزا ناصر احمد
۹-۳-۶۶ (خلیفۃ المسیح الثالث)"

دوسری تحریر یہ ہے:۔
اکتوبر ۱۹۶۴ء میں اجتماع انصار اللہ کے موقع پر وعدہ جات برائے عطایا برائے فضل عمر فاؤنڈیشن کے موقع پر ۴۷ احباب کے وعدہ جات کی لسٹ مکرم مولوی قدرت اللہ صاحب کے دستخطوں سے پیش کردہ پر نوٹ از قلم حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ بتاریخ ۲۵-۱-۶۵

"جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کے ایثار اور قربانی کو قبول فرمائے۔ سب رُجِ جانٌ آمین۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب بھائیوں کو یہ بھی توفیق عطا فرمائیں کہ وہ جلد از جلد اپنے وعدہ کا ایفا کرسکیں۔ وما التوفیق الا باللہ۔
العبد الفقیر للہ الغنی
ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث"

العبد الفقیر للہ الغنی کے مبارک الفاظ آپ کے دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے الفاظ تھے کیونکہ کراچی کی مجلس عرفان میں آپ کے فرمودہ یہ پیارے الفاظ اب تک میرے کانوں میں گونج رہے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کی یہ دُعا مجھے بہت پیاری لگتی ہے اور مَیں کثرت سے یہ دُعا کرتا ہوں:۔

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝
(۲۵/القصص)

ترجمہ:۔ "اے میرے (پیارے) رب اپنی بھلائی میں سے جو کچھ تو مجھ پر نازل کرے مَیں اُس کا محتاج ہوں۔"
(تفسیر صغیر صفحہ ۵۱۳)

شفقت علیٰ خلق اللہ

آپ کی خلافت سے قبل خاکسار ۱۹۳۷ء سے ۱۹۳۹ء تک قادیان میں تعلیم حاصل کرتا رہا اُس کے بعد تقریباً ایک سال حضرت مُصلح موعودؓ کی کوٹھی پر دفتر ایم این سنڈیکیٹ میں کام کرتا رہا۔ اُن ایام میں گاہے گاہے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحبؒ سے ملاقات ہو جاتی تھی۔

۱۹۵۰ء میں رتن باغ لاہور میں اور ۱۹۵۳ء میں جب آپ کو مارشل لاء کے تحت ایک مقدمہ میں ملوث کر کے جیل میں رکھا گیا تو کئی مرتبہ جب آپ کو جیل

سے ملٹری کی عدالت میں لایا گیا۔ تو آپ کی زیارت ہوئی۔ آپ کے چہرہ پر کبھی تفکرات کے آثار نظر نہ آئے بلکہ آپ سب سے خندہ پیشانی سے گفتگو کرتے نظر آتے تھے آپ کے اُن اخلاق فاضلہ میں شفقت علیٰ خلق اللہ کی عین تصویر جھلکتی نظر آتی تھی۔

سنہ ۱۹۵۴ء میں حضرت والد صاحب نے ربوہ میں محلہ دار النصر غربی میں میرا مکان تعمیر کروایا اُن ایام میں وہاں آپ کا قیام ہوتا تھا اور تعلیم الاسلام کالج نزدیک تھا۔ محترم والد صاحب کے حضرت صاحبزادہ صاحبؒ سے بہت بے تکلفانہ تعلقات تھے۔ کبھی کبھی والد صاحب سے لاہور سے پستہ بادام وغیرہ منگوانے کی فرمائش کرتے۔ لیکن اُس کا بل منگوانے پر اصرار کرتے اور رقم ادا فرما دیتے۔ ان ایام میں میری جب کبھی آپ سے ملاقات ہوتی تو آپ بڑی خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے ملتے۔ اور حالات دریافت فرماتے۔

دُعاؤں پر آپ کا پختہ یقین

اُس زمانہ میں آپ ربوہ سے باہر کبھی کبھی شکار کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ شکار کے دوران آپ کی ایک عمدہ قراقلی ٹوپی جو بہت قیمتی تھی گم ہو گئی۔ آپ نے حضرت والد صاحب کو دُعا کرنے کے لئے کہا۔ والد صاحب نے دُعا کی اور دوسرے تیسرے دن جا کر عرض کیا کہ میاں صاحب ٹوپی مل گئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیسے مل گئی؟ والد صاحب نے عرض کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتلایا ہے کہ ٹوپی مل گئی ہے۔ چنانچہ ایک دو یوم بعد ایک بڑا زمیندار آیا اور اُس نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کی کوئی ٹوپی تو گم نہیں ہوئی آپ نے فرمایا کہ ہاں گم ہوئی ہے۔ اُس زمیندار نے ٹوپی نکال کر آپ کو دیدی اور بتلایا کہ میں نے اپنے علاقہ میں ایک غریب گھرانہ میں یہ ٹوپی دیکھی اور اُن سے دریافت کیا کہ اُن کے پاس ایسی قیمتی ٹوپی کہاں سے آئی۔ پہلے تو اُنہوں نے ٹال مٹول کیا پھر میرے اصرار پر بتلا دیا کہ شکاری آئے تھے وہ ٹوپی بھول گئے۔ میں نے اُن سے ٹوپی لے لی۔ اور آپ کے پاس لے آیا ہوں۔ آپ قبولیت دُعا پر بہت خوش تھے اور اپنے پیارے رب کریم کی عنایت پر بہت خوشی کا اظہار فرماتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے عشق

خلافت سے قبل آپ بحیثیت صدر انصار اللہ مرکزیہ سندھ اور کراچی کے انصار اللہ کے اجتماعات میں شرکت کے لئے تشریف لایا کرتے تھے۔ میں نے احمدیہ ہال کراچی میں ایسے اجتماعات میں آپ کو صدارت کرتے ہوئے دیکھا اور یہ بات خاص طور پر دیکھی کہ تقاریر کے دوران جب ذرا سا وقفہ ہوتا تو آپ وقفے وقفے سے بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات طیبات۔ کتاب میں سے پڑھ پڑھ کر سنایا کرتے تاکہ دوستوں کو حضور علیہ السلام کے ارشادات سے آگاہی حاصل ہو اور سب کو اسلام کی پاکیزہ تعلیم کی خوبیاں معلوم ہو جائیں اور اُن پر عمل کرنے کی طرف توجہ ہو۔ حضور علیہ السلام کے یہ رُوح پرور کلمات طیبات آپ کی زبان مبارک سے قلوب پر گہرا اثر کرتے تھے۔ اور آپ کے اس بار بار کے عمل سے یہ بھی محسوس ہوتا تھا کہ آپ کے دِل میں حضور علیہ السلام کے ملفوظات کی کتنی قدر اور اہمیت ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے سرہانے حضرت مسیح موعودؑ کی کوئی نہ کوئی کتاب ضرور رکھتا ہوں اور رات کو سونے سے قبل پڑھتا ہوں مجھے یاد ہے کہ آپ نے میر داؤد احمد صاحب کی مرتبہ کتاب "مرزا غلام احمد قادیانیؑ" کا بھی ذکر فرمایا کہ میں اُسے بھی اکثر پڑھتا ہوں اُس میں بہت قیمتی مواد جمع کر دیا گیا ہے۔

خلافت ثالثہ کے قیام سے بیشتر حضرت والد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے رویا و کشوف کے ذریعہ سے بشارات دی تھیں جن کا ذکر والد صاحب نے ہمارے پاس بھی کیا۔ اس بارہ میں آپ کا ایک رویا بشارات رحمانیہ مرتبہ و مولفہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ شائع شدہ ۱۲-۱۶ ۱۹۶۵ء میں درج ہے:-

"کثرت سے احباب جماعت میدان میں جمع تھے اور وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف فرما تھے۔ آپ مجمع میں سے مجھے اپنے ساتھ علیحدہ لے گئے اور قریشی عبد الغنی صاحب (گلاس فیکٹری والے) کو بھی ساتھ لیا۔ الگ لے کر دریافت فرمایا کہ "مرزا ناصر احمد کیا کام کرتے ہیں" ہم نے جواب دیا "بہت اچھا کام" پھر دوبارہ سہ بارہ یہی سوال فرمایا۔ ہم نے یہی جواب دیا۔

پھر حضور نے فرمایا کہ ان کا نام ناصر احمد اس وجہ سے رکھا گیا تھا کہ یہ میرے جمال کا زمانہ تھا لیکن اب میرے جلال کا زمانہ شروع ہونے والا ہے آپ لوگ بتائیں کہ اِن کا کیا نام رکھا جائے حضور نے تین دفعہ سوال کیا۔ لیکن میں نے کوئی جواب نہ دیا۔ تیسری دفعہ سوال کرنے پر قریشی صاحب نے جواب دیا کہ "محمد اقبال رکھا جائے"۔ حضور چشم پُر آب سجدہ میں تشریف لے گئے۔"

پھر ایک رویا میں حضرت والد صاحب نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو خلافت سے سرفراز ہونے سے پہلے پگڑی باندھے ہوئے دیکھا گو اس خواب کی تعبیر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خلافت کا بلند مرتبہ ملنے کی بشارت تھی۔ مگر محترم والد صاحب نے ظاہری رنگ میں بھی اس کو پورا کیا اور دو پگڑیاں خاکسار اور محترم برادرم محمود احمد صاحب سے منگوا کر حضور کی خدمت میں پیش کیں اور آپ نے اِن مشہدی لنگیوں کو قبول فرما لیا۔ اِن میں سے ایک پگڑی باندھ کر حضور نے محترم والد صاحب کی خواہش پر فوٹو بھی اُتروایا جو الفضل کے جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا جب کہ حضور کی خلافت کا اعلان اخبارات میں شائع ہوا۔

خلافت ثالثہ کے قیام کے بعد آپ جب پہلی مرتبہ کراچی تشریف فرما ہوئے تو سندھ سے ہوتے ہوئے بذریعہ کار۔ پی ای سی ایچ سوسائٹی (میں کرایہ پر لی ہوئی ایک کوٹھی) میں فروکش ہوئے۔ کوٹھی میں داخل ہونے سے پہلے ہی آپ باؤنڈری وال کے پاس کھڑے ہو گئے۔ اور آپ کا استقبال کرنے والے سینکڑوں مشتاقان دید آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور آپ نے کھڑے کھڑے اُن سینکڑوں احباب سے مصافحہ فرمایا اور خندہ پیشانی کے ساتھ باتیں بھی کرتے جاتے تھے۔ احباب جماعت کے ساتھ اس طرح پیار و محبت سے گفتگو کرنے کا انداز مجھے کبھی نہیں بھولتا۔ سفر کی تھکاوٹ اور کوفت کو فراموش کر کے جو انداز پیار آتا صحیح اسلامی اخلاق کی تصویر بنا ہوا تھا۔ سُبحان اللہ۔

میں نے آپ کو اسی طرح ربوہ کے انصار اللہ کے اجتماعات اور احمدیہ ہال کراچی اور جلسہ سالانہ کے مواقع پر بھی احباب سے ملاقات اور زیارت کا شرف بخشتے ہوئے دیکھا۔

حضورؒ کی تشریف آوری کے ایک دو یوم بعد خاکسار اور حضرت والد صاحب ملاقات کے لئے حاضر ہوئے حضور نے ڈرائینگ رُوم میں ہمیں شرف مصافحہ اور دست بوسی بخشا حضور ہمارے جانے پر کھڑے تھے اور ساری ملاقات کے دوران کھڑے ہی رہے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے وعدہ لیا کہ جو کام میں بتلاؤں گا اُس کو کرو گے۔ میں نے بصد عاجزی عرض کیا کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ حضور کے ارشاد کی تعمیل کروں گا لیکن آپ میرا ہاتھ تھامے ہوئے بار بار اصرار فرماتے رہے اور میں حیران تھا کہ ایسا کونسا کام ہے جو مجھ جیسا نالائق انجام دے سکتا ہے۔ پختہ وعدہ لینے کے بعد حضور نے فرمایا کہ مجھے پگڑیوں کے لئے ململ اور کُلاہ درکار ہیں وہ تیار کرا دیں پہلے لا کر مجھے دکھا دیئے جائیں۔ لیکن قیمت لینی ہو گی دراصل سارے اصرار اور وعدہ لینے کا مطلب یہی تھا کہ میں اُن کی قیمت ضرور لوں گا۔ دراصل یہ آپ کے اخلاق فاضلہ کا ایک نمونہ تھا کہ آپ کسی پر کوئی بوجھ ڈالنا نہیں چاہتے تھے۔ (باقی)

تحریکِ دُعا

محترم قریشی منظور احمد صاحب سوز وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان کو گذشتہ دو سال سے سانس کی تکلیف تھی۔ لیکن عام صحت بہتر ہونے کے سبب ڈاکٹروں سے فوری مشورہ نہ لیا گیا۔ تکلیف کچھ زیادہ ہو جانے کے سبب مورخہ ۱۵-۳-۸۲ کو امرتسر میں ڈاکٹر ملہوترہ صاحب ہارٹ سپیشلسٹ کو دکھایا گیا۔ موصوف کی ہدایت پر مختلف ٹیسٹ ہوئے چنانچہ E.C.G. کی رپورٹ سے یہ امر سامنے آیا کہ آپ کو ایک مرتبہ ہارٹ اٹیک ہو چکا ہے۔ ڈاکٹروں نے ادویہ تجویز کر دیں۔ اور ڈیڑھ ماہ بعد دوبارہ چیک کرانے کے لئے کہا۔ اب چند روز تک آپ نے امرتسر جانا ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے اور مرض کے بد اثرات سے محفوظ رکھے۔ آمین (ایڈیٹر)

خلافت کا عظیم الشان انعام — لجنہ اماء اللہ کی تنظیم

مکرمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد

؎ خدایا اے میرے پیارے خدایا
یہ کیسے ہیں ترے مجھ پر عطایا

مسلمانانِ عالم کو خلافت علیٰ منہاج نبوت کے روحانی منصب، مقام اور اس کی آسمانی برکات کا اعتراف ضرور ہے مگر احمدیت حقیقی اسلام سے تعصب کی بناء اس سے منہ موڑ لیتے ہیں اور اپنی ذاتی دشمنی کی وجہ سے اس الٰہی تحریک کی مخالفت میں کوشاں ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ اپنی پھونکوں سے اس شمع روشن کو بجھا دیں۔ تاریخ کے صفحات اُلٹئے! آپ کو یہ کہیں نظر نہیں آئیگا کہ الٰہی جماعتیں اپنی اقلیت کے باوجود مخالف جماعتوں پر جو اپنی اکثریت پر اتراتی ہیں غلبہ نہ پاتی ہوں۔ یہی سنت اللہ کا عبرت ناک سبق ہمیں اپنی شریعت قرآن مجید سے ملتا ہے کہ انبیاء کرام پر ایمان لانے والی جماعت کبھی گھاٹے میں نہیں رہتی۔ گو عارضی طور پر مظالم کا تختۂ مشق بننا پڑتا ہے مگر آخر کار مومنین کی جماعت ہی غلبہ پاتی ہے۔

افسوس صد افسوس کہ مسلمان قرآن شریف پڑھتے ہیں مطلب سمجھتے ہیں مگر خلافت کے تعلق سے آیت استخلاف پر آکر رُک جاتے ہیں اور خلافت جیسی عظیم نعمت کی قدر نہ کرتے ہوئے۔

- مرثیہ کہتے ہیں۔
- مسلمانوں کے تنزّل کا رونا روتے ہیں۔
- اپنی بے بسی و بے کسی کا ماتم کرتے ہیں۔
- کبھی مسیحا کی آمد کا دم بھرتے ہیں۔

مگر جب آنے والا آگیا اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا تو مخالفین نے ماننے سے سراسر انکار کر دیا۔ آخر یہ سب کیوں ہو رہا ہے۔؟ صرف اس لئے کہ اُنکی آنکھوں پر زمانہ کے امام کو نہ ماننے کے نتیجہ میں جہالت کے پردے پڑ گئے ہیں ورنہ سعید روحوں کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں رہتی۔

پھر تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں میں جب تک خلافت قائم رہی وہ ہر شعبہ زندگی میں ترقی کرتے گئے اور جب انکی احسان فراموشی کے نتیجہ میں اُن سے خلافت کی نعمت چھین لی گئی تو وہ بامِ عروج سے کچھ ایسے گرے کہ اب تک سنبھلنے نہ پائے۔

مسلمانوں کے پاس قرآن شریف جیسی مقدس اور ابدی شریعت کے ہوتے ہوئے احادیث نبویہ کے ہوتے ہوئے۔ قیام خلافت کے لئے مسلمان زعماء کی خواہش کے ہوتے ہوئے انکارِ خلافت کیوں؟ مسلمانوں کے سنجیدہ اور دانشور طبقہ نے مسلمانوں کی ہستی کو دیکھ کر خلافت کے قیام کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

اہل حدیث کے اخبار تنظیم نے اپنی اشاعت ۲ ستمبر ۱۹۶۹ء میں لکھا:-

"اگر زندگی کے ان آخری لمحات میں ایک دفعہ پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت کا نظارہ نصیب ہو گیا تو ہو سکتا ہے کہ ملّتِ اسلامیہ کی بگڑی سنور جائے اور روٹھا ہوا خدا مان جائے اور بھنور میں گھری ہوئی ملّت اسلامیہ کی یہ ناؤ شاید کسی طرح اس کے نرغے سے نکل کر ساحل عافیت سے ہمکنار ہو جائے ورنہ قیامت میں ہم سب سے خدا پوچھے گا کہ دُنیا میں تم نے ہر ایک اقتدار کے لئے راہ ہموار کی۔ کیا اسلام کے غلبہ کے لئے بھی کچھ کیا؟"

ہفت روزہ صدیق جدید یکم مارچ ۱۹۷۱ء میں رقمطراز ہے کہ:-

"آج ہم تنسیخ خلافت کی سزا بھگت رہے ہیں"

منکرین خلافت کو اس کا علم ہے کہ مسلمانوں میں سے اکثر نے اپنے سیاسی اقتدار کی بنا پر خلیفہ بننے کی خواہش کا اظہار کیا مگر قبل اس کے کہ اُن کی خواہش تکمیل کو پہنچتی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق کہ خلیفہ خدا بناتا ہے وہ صفحہ ہستی سے مٹ گئے اور آج اگر کہیں خلافت کا بابرکت نظام موجود ہے تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ میں موجود ہے۔ ہماری یہ الٰہی کشتیٔ خلافت جوق در جوق اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی ہے۔ لاکھوں طوفانی ہوائیں ہمارا راستہ روکتی رہیں، مگر وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔

خدا کو شاہد رکھ کر انصاف کی نظر سے دیکھئے اور فیصلہ کیجئے! کہ ایک غریب لاچار اور اقلیت کا سرٹیفکیٹ لئے ہوئے مظلوم جماعت کس کے بل بوتے یہ اعلان کر سکتی ہے! اے دُنیا والو! اس کے خلیفۂ وقت کے پختہ ایمان باللہ کا جائزہ لو جو ڈنکے کی چوٹ یہ اعلان کرتا ہے کہ:-

"ان نفرت کرنے والوں کو خوب کھول کر بتا دینا چاہتا ہوں کہ تم نفرتوں کی آگ جتنی چاہو بھڑکا ؤ ہمارے صبر کو تمہاری آگ جلا نہیں سکے گی بغض و عناد کے الاؤ روشن کرو جتنی تم سے ہمت ہے اس میں ایندھن ڈالو اور اُسے خوب بھڑکاؤ لیکن میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ احمدی جو تم سے محبت کرتا ہے اُس محبت پر تمہاری نفرت کی آنچ نہیں آئے گی اور نہیں آئے گی اور نہیں آئے گی۔"

آج کا زمانہ وہ زمانہ ہے جس میں ہر بُری اور نقصان رساں چیز تحسین حاصل کر رہی ہے اور قوموں کے افضل ترین ہونے کا معیار دُنیا کو تہ و تیغ کرنے والے مہلک ہتھیاروں کے ذخیرہ کو سمجھا جا رہا ہے۔ افراد ہیں کہ ڈسکو (رقص و سرود) کی تال پر دُنیا و مافیہا سے بے خبر ناچ رہے ہیں۔ قریب تھا کہ دنیا تباہی کے گڑھے میں گر جاتی مگر ایک مسیح محمدی دُنیا کو ہلاکت سے بچانے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے اور آج اس کے خلفاء دُنیا کو اپنے پیدا کرنے والے رب کی طرف بلا رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:-

"یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اپنے رب کی طرف بلانا بھول جائیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے رب کی طرف بُلانا چھوڑ دیں۔ یہ تو ممکن نہیں۔ یہ تو ہمارے بس کی بات نہیں۔"

موجودہ ڈسکو دَور میں خواتین کی بھی بہت سی ایسوسی ایشنیں ہیں۔ ادارے ہیں مگر خدارا کوئی ہمیں بتائے کس کا ماٹو یہ ہے کہ ہم دین کو دُنیا پر مقدم کریں گے۔ اپنے مذہب اور قوم کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور اولاد کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے اور خلافت کے قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔

ہمارا نہ صرف یہ زبانی دعویٰ ہے بلکہ حقیقت میں ہمارا عمل بھی اس کے عین مطابق ہے کیونکہ ہم میں یہ اطاعت کی روح پھونکنے والے وجود ہمارے خلفاء ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے قوم کی اس اشد ضرورت کو محسوس فرماتے ہوئے ہم عورتوں کی ایک انجمن بنام لجنہ اماء اللہ قائم فرما کر ہم پر ایک احسان عظیم فرمایا۔ لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی تحریک کے موقعہ پر آپ نے فرمایا کہ:-

"ہماری پیدائش کی جو غرض و غایت ہے اس کو پورا کرنے کے لئے عورتوں کی کوششوں کی بھی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح مردوں کی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے عورتوں میں اب تک اس کا احساس پیدا نہیں ہوا کہ اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے۔ ہماری زندگی کس طرح صرف ہونی چاہئیے جس سے ہم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر کے مرنے کے بعد اسی دُنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکیں؟"

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے عورتوں کو مزید بیدار کر کے ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کی خاطر فرمایا:-

"آپ اگر چاہیں تو دنیوی خزانوں اور دنیوی مال کو دنیوی وجاہتوں کو اور دنیوی آراموں کو اپنے لئے پسند کریں اور اس کے نتیجہ میں جو دین کا انعام ہے یا قربانیوں کے بعد آرام کا وعدہ دیا گیا ہے اور جن نعمتوں کا اگلے جہان میں ہم سے وعدہ کیا گیا ہے اُس سے خود کو اور اپنی نسلوں کو محروم کر لیں اور اگر آپ چاہیں تو اس مختصر سی زندگی اور اس کے آرام اور اُس کی عزت اور عیش کو خدا کی راہ میں قربان کر دیں اور اپنے رب سے یہ اُمید رکھیں کہ اِس دُنیا میں بھی آپ کو آپ کی نسلوں کو اور اُس دنیا میں آپ کو اور آپ کی نسلوں کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے گا۔ اور وہ وعدے پورے کرے گا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہیں۔

دُنیا اپنے رب کو بھول چکی ہے۔
دُنیا آخرت سے غافل ہو چکی ہے۔
دُنیا نے محسن اعظم محمد صلعم کو نہیں پہچانا۔ آپ لوگوں کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ آپ دُنیا کو سچائی کے اِس مرکزی نقطہ کی طرف واپس لے کر آئیں۔ آپ سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس مجاہدے میں آپ انتہائی قربانیاں دیں اور آپ سے یہ وعدہ ہے کہ آپ پر بہت برکتیں نازل ہوں گی۔ جو پہلے قوموں پر نہیں ہوئی تھیں

التوائے دَورہ

خاکسار ملک صلاح الدین ایم۔ اے انچارج وقفِ جدید نے مورخہ ۱ مئی ۸۴ء سے جماعت ہائے اتر پردیش۔ یو۔ پی کا دَورہ مکرم محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقفِ جدید کے ساتھ کرنا تھا۔ بعض وجوہات کی بنا پر یہ دَورہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

اخبارِ قادیان

● ـــ مکرم منہاج الہدیٰ صاحب قادیان گزشتہ چند روز سے مرض کی تشویشناک صورت اختیار کر جانے کے سبب امرتسر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ اسی طرح مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان جن کا گزشتہ دنوں میں امرتسر ہسپتال میں موتیا بند کا کامیاب اپریشن ہوا ہے واپس آگئے ہیں۔ احباب ہر دو کی کامل صحت کے لئے دُعا کریں۔

● ـــ مورخہ ۸۴-۵-۴ کو مکرم محمد لطیف صاحب حیدرآبادی کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "عبد الرؤف" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد نائب ناظر اعلیٰ کا نواسہ ہے۔ نومولود کے نیک اور خادمِ دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

صدر لجنات و نگران ناصرات متوجہ ہوں!

جملہ صدر لجنات اماء اللہ بھارت و نگران ناصرات الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ ناصرات الاحمدیہ کا امتحان دینی نصاب مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۸۴ء کو منعقد ہوگا۔ پرچہ جات آخر جون میں بھجوا دیئے جائیں گے۔ لہٰذا جملہ نگران ناصرات امتحان میں حصہ لینے والی ناصرات کی تعداد سے دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو فوری اطلاع دیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

اظہارِ تشکر اور درخواستِ دعا

میرے بیٹے عزیز عطاء الہادی خالد سلمہ نے محض خدا تعالیٰ کے فضلوں کے طفیل قرآن مجید ختم کر لیا ہے۔ مورخہ ۸۴-۵-۱ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے چند بزرگانِ کرام کے ہمراہ "آمین" کے سلسلہ میں اجتماعی دُعا کرائی۔ مبلغ دس روپے مختلف مدات میں ادا کرتے ہوئے عزیز موصوف کے نیک۔ خادمِ دین۔ اور روشن مستقبل کے لئے دُعاؤں کا خواستگار ہوں۔

جاوید اقبال اختر قائم مقام ایڈیٹر بدر

"ہم تمام دُنیا کو نظریاتی لحاظ سے ان باتوں کا جواب دیتے ہیں کہ ہم قرآن اور حدیث سے حوالہ نکال کر دکھاتے ہیں کہ عورت کو کبھی وہ شرفِ انسانی عطا نہیں ہوا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عطا فرمایا۔ ذرا دیکھیں اُس زمانہ کی عورت کس حال کو پہنچی تھی۔ اور پھر آپؐ نے ان کو کیا سے کیا بنا دیا۔"

غرض آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم کردہ اسلامی معاشرہ دُنیا کے سامنے رکھا اور اُن کے اعتراضات کا منہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا۔ مگر وہ مخالف یہ سوال کرتے ہیں کہ تاریخ کو جانے دو۔ آج وہ اسلامی معاشرہ کہاں ہے جس کی برتری کے تم گیت گا رہے ہو وہ جنت دکھاؤ تب ہم جانیں۔

پس آج احمدی گھروں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں جیسا بننا ہوگا آج اس کی کوئی راہ نہیں سوائے اس راہ کے۔ پس اے احمدی مرد و عورتو! تم دُنیا کو امن و آشتی کی خوشخبری دینے کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ آگے بڑھو اور دُنیا کو اس کی طرف بلاؤ۔ لیکن یاد رکھنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کردہ جنتیں ساتھ لے کر چلنا۔ یہی جنتیں ہیں جو آج دُنیا کو امن دیں گی۔ یہ نورِ خلافت ہی کی برکت ہے کہ آج ہمیں اس اندھیرے میں روشنی کا دیا عطا ہوا ہے اور ہمارا جان سے پیارا آقا ہمیں ارشاد فرما رہا ہے کہ اے احمدی عورتو! آگے بڑھو۔ اسلام کی سرسبزی و شادابی کے لئے جہاد کے میدان میں کود پڑو۔ اور اپنی جان کی، مال کی، اولاد کی، اور وقت کی بازی لگا کر دُنیا میں اسلامی معاشرہ قائم کرو۔ لہٰذا ہم مستورات کا فرض ہے کہ اپنے قول و فعل سے حقیقی رنگ میں اپنے آپ کو احمدی بنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تھوڑے اور ناقص عمل سے کوئی اپنے رب کو خوش نہیں کر سکتا۔ جس طرح ایک پیاسا ایک قطرہ پانی پی کر پیاس نہیں بجھا سکتا اسی طرح قرآن کریم کے بعض حکموں پر عمل کر کے اور بعض کو ٹھکرا کر اور بعض سے پیار کر کے بعض سے نفرت کرنے کا مظاہرہ کر کے آپ اپنے رب کو خوش نہیں کر سکتیں۔ سارے قرآن پر عمل کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔"

پس احمدی مستورات ہونے کے ناطے ہمیں اپنے دلوں میں ایک ایسی آگ جلانے کی ضرورت ہے جو مادی دُنیا کی لذّت کو جلا کر راکھ بنا دے۔ خلفاء کرام کی نصائح صرف پڑھنے پڑھانے کے لئے نہیں بلکہ ہم میں سے ہر ایک بہن کو اس پر غور و تدبر کر کے عمل کرنے کے لئے ہے۔ اسی میں ہماری اور ہماری نسلوں کی جیت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہم مستورات پر یہ عظیم احسان ہے کہ آپ نے جہاں عورتوں کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا وہاں مردوں کو اس کی تاکید فرمائی کہ عورتوں کے حقوق ادا کرنا سیکھیں۔ کیونکہ جب تک عورتوں کے حقوق ادا نہیں کئے جائیں گے مسلمان عورت مسلمان سوسائیٹی میں فعال اور اہم کردار ادا نہیں کر سکے گی۔ آج دُشمنانِ اسلام اسلام پر جو اعتراضات کرتے ہیں ان میں سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ اسلام میں عورت کا کوئی مقام نہیں۔ عورت غلام ہے۔ اس کے کوئی حقوق نہیں۔ وہ صرف ایک قیدی ہے جس نے گھر میں بچے پالنے ہیں۔ اور ساری مشقت و محنت اُٹھانی ہے اور پھر پردہ کا حکم دیکر اس پر زیادتی بھی کی گئی ہے۔ ہمارے پیارے امام فرماتے ہیں کہ:-

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF
أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ
MADE OF PURE GOLD & SILVER AND ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES
PLEASE CONTACT:
KASHMIR JEWELLERS
OPPOSITE MASJID AQSA QADIAN-143516.

ہر آن اپنے اِس مقدّس عہد کو ذہن میں مستحضر رکھئے:-
"میں دین کو دُنیا پر مقدّم رکھوں گا۔"
(منجانب)
کوہِ نور پرنٹنگ پریس۔ چھتہ بازار حیدرآباد ۲ (آندھرا)

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہُ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مُسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۱۷ ۷۰۰۰ فون نمبر :- ۴۳۴۷۱۷

"دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑی جدوجہد سے حاصل کرو"

AHMAD & CO.

268, ARCOT ROAD, MADRAS - 24. PHONE NO. 420381.

STOCKIST OF :-
- SHALIMAR PAINTS.
- ASIAN PAINTS.
- GARWARE PAINTS.
  — AND —
- SUPER SNOWCEM.

DEALERS IN :-
- HARDWARE PIPES. FITTING.
  AND
- SANITARY WARES ECT.

فون نمبر - ۴۹۰۷۸

کوہِ نور ویلج اِنڈسٹریز ایسوسی ایشن

بھارت میں اعلیٰ قسم کی دیا سلائی بنانے والے دو مشہور ٹریڈ مارک

"NO. 2 DELUX QUALITY" — اور — "AMBER"

پتہ :- نمبر ۶۵۷-۸-۱۸ عیدی بازار حیدرآباد - ۵۰۰۰۲۳

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر رہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہُ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گُڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - **اُوشا** پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS.

NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM :- MOOSA RAZA }
PHONE :- 60555B } BANGALORE - 2.

فون نمبر - ۴۲۳۰۱

حیدرآباد میں

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد رپیئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام: "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ۔

(پتہ)

نمبر ۲-۴-۲۸۴ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہُ اللہ تعالیٰ)

NIR®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب لیدر شیٹ ہوائی چپل نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

اَفۡضَلُ الذِّکۡرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275415 }
RESI. 273905 } CALCUTTA – 700073.

اَلۡخَیۡرُ کُلُّہٗ فِی الۡقُرۡاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE- 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD, CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET CALCUTTA – 700072.

"ہر مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے"

(ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

گو لکنڈہ بیٹری سروس

نزد عابد سرکل۔ نظام شاہی روڈ۔ حیدرآباد – ۵۰۰۰۰۱

"میں وہی نور ہوں"

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔

("فتح اسلام" از تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۳-۲-۱۸
گن فاؤنڈری
حیدرآباد ۵۰۰۰۲۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹوپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2- TOPSIA ROAD, CALCUTTA – 700039.

AUTOCENTRE – تار کا پتہ

23-5222 }
23-1552 } ٹیلیفون نمبر

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ – ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ ڈیلر

HM برائے :- ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر HM

SKF بال اور رولر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اسپیئر پارٹس

AUTO TRADERS,

16- MANGOE LANE, CALCUTTA – 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD.

C.I.T. COLONY.

MADRAS – 600004.

PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

P.O. BOX: 4583.

BOMBAY-8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS

D/NO. 2) 64 - (3)

MAHADEVPET,

MADIKERI – 571201

(KARNATAK)

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ہینڈ بیگ زنانہ و مردانہ۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس پاسپورٹ کور اور جیکٹ کے مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز۔

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

17th MAY 1984 KHILAFAT NUMBER Price Rs.1.25

BANI®

موٹر گاڑیوں کے ربر پارٹس

ESTABLISHED 1956

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE : BANI HOUSE 56 TOPSIA ROAD (SOUTH)
CALCUTTA 700 046 PHONE : 43-5206 43-5137
CITY SHOWROOM 5 SOOTERKIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE : 23-1574 CABLE: AUTOMOTIVE

طالبانِ دُعا :- ظفر احمد بانی. مظہر احمد بانی، ناصر احمد بانی و محمود احمد بانی
پسران میاں محمد یوسف صاحب بانی مرحوم و مغفور

جماعتِ احمدیہ کا مرکز پاکستان سے منتقل کرنے کی افواہیں بے بنیاد ہیں

ایسی باتیں پہلے بھی پھیلائی گئیں اور وقت نے اُن کا جھوٹا ہونا ثابت کر دیا

نظارتِ اُمورِ عامہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز

ربوہ ۶ رمئی - نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے ایک پریس ریلیز میں ایسی تمام افواہوں اور بے سروپا باتوں کی سختی سے تردید کی ہے کہ جماعتِ احمدیہ اپنا مرکز ہالینڈ یا نائیجیریا میں منتقل کر رہی ہے - نیز ربوہ میں کسی قسم کی کوئی مُسلح تنظیم قائم ہے اور یہاں آنے والوں کا تعاقب کیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ -

آج یہاں جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں نظارت اُمور عامہ کی طرف سے کہا گیا کہ پاکستان ہمارا وطن ہے - لاکھوں احمدی یہاں بستے ہیں - اور اس کے قیام و استحکام کے لئے ہم نے بے پناہ قربانیاں دی ہیں - اپنے وطن کو چھوڑ کر کسی اور جگہ کو مرکز بنانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ کچھ عرصہ سے بعض مُلکی اخبارات میں نہایت بے سروپا اور غیر ذمہ دارانہ بیانات شائع ہو رہے ہیں - اور بعض تو عد درجہ دل آزار بھی ہوتے ہیں - پروپیگنڈہ کی یہ مُہم بالکل خلافِ واقعہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ اپنا مرکز پاکستان سے باہر کسی اور مُلک میں مُنتقل کر رہی ہے - اِسی طرح ربوہ میں باہر سے آنے والوں کے بارے میں یہ بات پھیلائی جا رہی ہے کہ اُن کا تعاقب کیا جاتا ہے - اور یہاں نام نہاد مُسلح تنظیمیں ہیں - نیز یہ کہ احمدی اپنے عقائد سے منحرف ہو رہے ہیں - بعض جگہوں پر تو جماعتِ احمدیہ سے جھوٹے طور پر منسُوب کر کے نہایت مُفسدانہ اور اشتعال انگیز مواد پر مبنی اشتہارات بھی شائع کئے جا رہے ہیں - جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس سارے عرصہ میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے ایک بھی اشتہار یا پوسٹر شائع نہیں کیا گیا -

پریس ریلیز میں واضح کیا گیا ہے کہ یہ تمام باتیں بالکل خلافِ واقعہ اور من گھڑت ہیں - جماعتِ احمدیہ آئین اور قانون کی عملداری پر یقین رکھنے والی ایک امن پسند جماعت ہے - اور کبھی بھی کسی قسم کی شر انگیزی سے اس کا تعلق نہیں رہا - اور اس پر اس کی سَو سالہ تاریخ گواہ ہے -

پریس ریلیز میں یاد دلایا گیا ہے کہ گزشتہ برسوں میں خصوصاً ۱۹۷۴ء کے بعد بھی اس قسم کی بے بُنیاد خبریں اور غلط بیانات شائع ہوتے رہے ہیں - اور وقت نے اِن سب خبروں کا غلط ہونا ثابت کر دیا ہے - یہ باتیں جس طرح غلط اور خلافِ واقعہ تھیں اسی طرح آج بھی غلط اور خلافِ واقعہ ہیں -

پریس ریلیز میں جماعتِ احمدیہ کے افراد کو یہ تلقین کی گئی ہے کہ وہ اپنی روایات اور دینی قدروں کے مطابق اِس قسم کی الزام تراشیوں اور ایذا دہی پر اب بھی صبر و سکون اور دُعاؤں سے کام لیں - اور اپنے مولا کے حضور گریہ و زاری سے کام لیں - اور جہاں جہاں مُلک و ملّت کے مفاد میں ضروری سمجھیں اِس قسم کی غلط باتوں کی تردید کریں - نیز افواہوں پر قطعاً کان نہ دھریں - بلکہ افواہیں پھیلانے والوں کا محاسبہ کریں - اور کسی قسم کی خبر کی تصدیق کے لئے مرکز سے رجُوع کریں -

نظارت اُمور عامہ کے پریس ریلیز میں مُلک کے ذمّہ دار اخبارات سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ موجودہ حالات میں خصوصیّت کے ساتھ، جماعت احمدیّہ کے مخالفین کی طرف سے یکطرفہ غلط پروپیگنڈہ کا آلۂ کار بن کر جماعت کی دلآزاری کا باعث نہ بنیں - اور ایسی بے بُنیاد خبروں کی اشاعت سے پہلے اُن کی تصدیق ضرور کر لیا کریں -

(منقُول از روزنامہ الفضل ربوہ
مجریہ ۷ رمئی ۱۹۸۴ء)

حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا مُلخّص

فرمُودہ مورخہ ۴ رمئی ۱۹۸۴ء بمقام دار الفضل لنڈن

لنڈن ۴ رمئی - امام جماعتِ احمدیہ سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل لنڈن میں نمازِ جمعہ پڑھائی - نماز سے قبل خُطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضورُ نے قرآن کریم کی آیت كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ..... الخ کی بہت لطیف تفسیر فرمائی -

حضور نے دین کی راہ میں قربانیوں کی طرف توجہ دلانے کے علاوہ دُنیا بھر کے احمدیوں کو تلقین فرمائی کہ وہ اِن ایام میں دُعاؤں پر بہت زور دیں - اور خاص درد اور الحاح سے دُعائیں کریں - حضورُ نے فرمایا کہ مَیں تمام دُنیا میں بسنے والے احمدیوں سے کہتا ہوں کہ وہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دُعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کریں - آج کل مَیں خود بہت دُعائیں کر رہا ہوں - جماعت بھی دُعا کرے اور بہت زیادہ دُعائیں کرے - اللہ تعالیٰ ہماری راہ نمائی فرماتے ہوئے جماعت کی تمام مُشکلات دُور فرمائے -

حضورُ کا یہ خُطبہ نصف گھنٹہ تک جاری رہا - بیت الفضل - محمُود ہال - لجنہ ہال اور شامیانے احبابِ جماعت سے پُر تھے - احباب حضور کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کے لئے دُور دُور سے آئے ہوئے تھے -

نمازِ جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم قریشی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ سکھّر اور محترم چوہدری علی قاسم خاں انور صاحب ڈپٹی نیشنل امیر بنگلہ دیش کی نمازِ جنازہ غائب اور لنڈن کے ایک مخلص دوست ابرار قریشی صاحب کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی -

(منقُول از روزنامہ الفضل ربوہ
مجریہ ۶ رمئی ۸۴ ۱۹ء)

حضور ایدہُ اللہ کی طرف سے اِن ایّام میں خصوصی دُعاؤں کی تحریک

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کو اِن ایّام میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور دین کے غلبہ کے حصُول کے لئے نمازِ تہجد ادا کرنے اور مندرجہ ذیل دُعائیں کثرت کے ساتھ پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے :-

۱ - تسبیح و تحمید اور دُرود شریف -
۲ - یَا حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ یَا رَفِیْقُ -
۳ - یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِیْثُ -
۴ - رَبِّ كُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ -
۵ - رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ -
۶ - اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ -
۷ - اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ -